



جُمِیْلَہ سُوْبائی اس سیمین کی کارروائی

منعقدہ ۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء برتاطیق ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ (بروز یعنی شنبہ)

نمبر شمار	فہرست	صلیخ نمبر
۱	آغاز کارروائی خلافت قرآن پاک و ترجمہ	
۲	پاکستان کے سابق وزیر اعظم محمد خان جو نوجوں کے انتقال پر پیش کی جانے والی تعزیٰ قرارداد اور فاتحہ خوانی	
۳	رخصت کی درخواستیں	۲۳
۴	تحمیک اتحقاق نمبر ۸۳ مجاہب مولانا امیر زمان صاحب	۳۶
۵	تحمیک اتحقاق نمبر ۱۰۲ مجاہب ڈاکٹر عبدالمالک صاحب	۳۵
۶	قراردادیں	۳۹
(i)	قرارداد نمبر ۸۳ مجاہب مولانا امیر زمان	
(ii)	قرارداد نمبر ۱۰۲ مجاہب مولانا عبد الباری	
(iii)	قرارداد نمبر ۱۱۳ مجاہب حاجی ملک کرم خان خجک	
(iv)	مشترکہ قرارداد نمبر ۱۰۵ مجاہب ظہور حسین کھوڑی محمد صاحب و مردار سنت سنگ	
(v)	قرارداد نمبر ۱۱۷ مجاہب مشڑنی محمد	۶۸

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مorum خہ ۱۸ امارج ۲۳ ربیعہ ۱۴۹۳ھ رمضان المبارک

(بروز پنجمینی)

زیر صدارت مسٹر عبد القهار خان ودان۔ ڈپٹی اسپیکر وقت گپارہ نج کروس منٹ صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

مسٹر عبد القہار خان ودان (ڈپٹی اسپیکر) - اعوذ باللہ من الشیطان
رجیم۔ بسم اللہ ارحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت
قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔ مولانا صاحب سے درخواست ہے کہ وہ تلاوت فرمائیں۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

مولانا عبد المالک

الله أنتَ الْجَنِينُ الْخَمِيرُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا سَتَعْنُوا إِلَيْهِ الصَّابِرُونَ^{١٠}
وَلَا تَقُولُوا لِلنَّاسِ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ^{١١} فَمَلَأُوا أَخْيَاءً^{١٢} وَلَكِنَّا لَا نَشْعُرُ^{١٣}
لَنَبْلُو نَحْنُكُمْ^{١٤} سَئِيٰ مِنَ الْمُحْنَفِ وَالْجَوْعِ وَلَقْصِنَ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالشَّمَراتِ^{١٥}
لِبَثْرَ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِحُونَ^{١٦}

ترجمہ - اے ایمان والوں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو پہلک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں، وہ مردہ
میں بلکہ زندہ ہے لیکن تم نہیں جانتے○ اور ہم کسی قدر خوف و بھوک اور مال اور جانوں اور
میوں کے نقصان سے تھماری آزار اٹھ کریں گے تو صبر کرنے والوں کو خدا کی خشنودی کی بشارت
وہ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کمال ہے اور اسی کی طرف

لوٹ کر جانے والے ہیں ॥

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب وقفہ سوالات ہے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) -

(پرانگٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر ہم ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں ہمارے مسلم لیگ ۷

صدر مسٹر محمد خان جو نجیو صاحب رحلت فرمائے ہیں۔ اس کے لیے ہم آپ کی اجازت چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میں آپ تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل - ہم بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ قرارداد اور

ایوان میں پیش کرتے ہیں کہ ہمارے قائد پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور سابق وزیر اعظم پاکستان

محمد خان جو نجیو صاحب فوت ہو گئے ہیں اور ان کی المناک موت پر یہ ایوان ولی صدیتے کا اظہار کرنا

ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے

پسمندگان کو یہ صدمہ عظیم برداشت کرنے کا حوصلہ دے۔ یہ قرارداد من جانب سید احمد ہاشمی۔

حاتی محمد شاہ مردانی۔ جعفر خان مندو خیل مولانا عبد الباری۔ میرزا محمد کھتران۔ نواب محمد اسماعیل

رئیسانی۔ ڈاکٹر نکیم اللہ۔ میر محمد اسماعیل بروجی صاحب یعنی ہم سب کی طرف سے یہ قرارداد ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - تعزیتی قرارداد پیش ہوئی۔ مولانا صاحب سے درخواست ہے کہ وہ

واعف رہیں۔ (واعنے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب وقفہ سوالات ہے۔

وقفہ سوالات

X ۶۹۳ مولانا عبد الغفور حیدری - (مولانا عبد الباری نے دریافت کیا

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رواں مالی سال ۱۹۹۲-۹۳ء کے دوران میں زراعت کے تھراثی طرز

آپاٹی کے شعبہ کے لیے بجٹ کی منظوری نہیں دی گئی ہے جس کی وجہ سے متعلقہ شعبہ کی

کارکردگی متاثر ہو گئی ہے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو فذ مذکورہ کرنے کی وجہات کیا ہیں تفصیل دی جائے۔

میر فتح علی عمرانی (وزیر زراعت) - (الف) اس ضمن میں گزارش ہے کہ سال ۱۹۹۲ء میں قطراتی طرز آپاشی کا بجٹ میا کر دیا گیا ہے جس میں تنخواہ وغیرہ کے علاوہ قطراتی نظام کے لئے رقم فراہم کر دی گئی ہے۔ اور قطراتی نظام کے لئے کام شروع کر دیا گیا

-۴-
(ب) پونکہ فذ میا کر دیے گئے ہیں لہذا جز (ب) کا جواب منفی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال نمبر ۶۹۳ کا جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے تاہم اگر کوئی ضمیہ ہو تو معذز رکن پوچھ سکتے ہیں۔ اگلا سوال۔

X ۱۶۔ مولانا عبد الغفور حیدری - (مولانا عبدالباری نے دریافت کیا) کیا وزیر زراعت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ محکمہ زراعت کے پاس کل گاڑیوں کی تعداد کس قدر ہے اور ان گاڑیوں کا مہانہ ر سالانہ کل خرچ ہے، ایندھن کی تفصیل دی جائے نیز اسکیوں کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل بھی دی جائے۔

میر فتح علی عمرانی (وزیر زراعت) - محکمہ زراعت کے پاس بشمل اسکیوں کے کل تین سو چالیس گاڑیاں ہیں اور ان پر ماہانہ خرچہ بعد ایندھن مبلغ ر ۵۶۱۳۷۸ روپے (تین لاکھ پھرہ بزار چھ سو اکٹھ) اور سالانہ خرچہ بعد ایندھن مبلغ ر ۹۳۶۷۵۰ (ایک کروڑ پہنچھ لاکھ سات بزار تو سو چھتیس) آتا ہے۔ نیز اسکیوں کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ عدد گاڑیاں	ایکریلپھر سراج پر اجیکٹ II
۲۔ عدد گاڑیاں	آن فارم واٹر میجنٹ پر اجیکٹ
۳۔ عدد گاڑیاں	قطراتی طرز آپاشی پر اجیکٹ
۴۔ عدد گاڑیاں	فروٹ اولپھنٹ پر اجیکٹ
۵۔ عدد گاڑیاں	پاک سوز آلور پر اجیکٹ

- | | |
|-------------------------------------|-----------------------------|
| ۱۔ فروٹ اپنڈ و جیبل مارکیٹ پر اجیکٹ | ۲۔ نیشنل آئل سینٹر پر اجیکٹ |
| ۳۔ عدد گاڑیاں | ۴۔ BMIAD پر اجیکٹ |
| ۵۔ عدد گاڑیاں | ۶۔ آرائیڈ آئی پر اجیکٹ |
| ۶۔ عدد گاڑیاں | ۷۔ سبور تحقیقاتی فارم تریت |
| ۷۔ عدد گاڑیاں | ۸۔ زری ٹلانگ کوٹ |
| ۸۔ عدد گاڑیاں | |

مولانا عبد الباری - میرا منی سوال یہ ہے اگر گاڑیوں پر اتنا خرچ گلتا ہے یعنی تیو لاکھ پچھتر ہزارچہ سوچونسخہ تو پھر عوام کے لئے کیا پھا؟

میر فتح علی عمرانی (وزیر زراعت) - جناب اسپیکر - سر مولانا صاحب نے صحیح فرمایا قوم کے لئے کچھ نہیں بچت ہوا انشاء اللہ ہم تبل کا خرچ کم کر دیں گے۔

مولانا عبد الباری - ہکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال نمبر ۳۰۷ کا جواب موصول نہیں ہوا۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر پھٹے اجلاس میں بھی اس طرح ہوا۔ یہاں پر لکھا ہوا تھا جواب موصول نہیں ہوا یہ دکھ اور انتہائی افسوس کی بات ہے کہ سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔

میر محمد اسلم بن بخشہ (وزیر) - جیسا مولانا صاحب فرمادی ہے یہ پچھلی دفعہ بھی ایسا ہوا یعنی ایسی بات نہیں تھی مولانا صاحب کے کچھ عجیب و غریب سوالات ہیں وہ پورا ریکارڈ منگوانا چاہتے ہیں اس پر کافی ناٹم گلتا ہے اس لئے جواب موصول نہیں ہوا انشاء اللہ اگلے اجلاس میں اس کا جواب موصول ہو جائے گا تو آج ہمارے متعدد فرشتہ صاحب بھی یہاں نہیں ہیں وہ تریت کے ہوئے ہیں اگر ان کے جوابات اگلے سیشن تک ملتی کئے جائیں تو بڑی مربانی ہوگی۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر صاحب۔ اگر ایک سوال ہوتا تو اقی مسئلہ ہوتا بندیادی طور پر یہ نہیں ہو سکا مسئلہ یہ ہے دسرے میں لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا میرے خیال میں آئندہ کے لئے سوال ہی نہ کریں (مدائلت)

ڈاکٹر عبد المالک - میری ایک گزارش ہے آپ سے اسلم صاحب نے کہا کہ مشر
صاحب موجود نہیں ہیں اور انشاء اللہ فخر صاحب کبھی بھی موجود نہیں ہوں گے دو سال سے میں
نے یہی سوال کیا تھا جواب مجھے تک ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا اگر آپ اسمبلی کاریکارڈ
چیک کریں گے تو معلوم ہو گا کہ میرا یہی سوال تھا اب دو سالوں میں اگر ایک سوال کا جواب نہیں
نہیں مل سکتا ہے اور فخر صاحب تو آئے گا ہی نہیں یہ میں آپ کو ایڈونس میں کہنا ہوں اسلم
صاحب بھی بھپلی و فہم اس نے خود جواب دیجے تھے آپ ان کو پابند کریں کہ کم از کم جواب تو آپ
دے دیں نجیک ہے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - زیرِ ری بھجو سے گزارش ہے کہ وہ سوال کے جوابات وقت پر دیا
کریں اور جہاں تک رہا آپ کے سوال کا تعلق مولانا صاحب کو فخر صاحب نے بھی ایک لیٹر بھجا
تھا انہوں نے کہا تھا (مداقت)

مولانا امیر زمان - نہیں جناب یہ وزیر صاحب نے نہیں بلکہ ان کے پی۔ ایس نے پی
اے لے بھیجا فخر صاحب میرے خیال میں اتنی بھی زحمت نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ایک آپ کا سوال ہے اے اور ایک سوال نمبر ۲۰۷۴ مولانا حیدری
صاحب کا ہے یہ دلوں سوال اگلے سیشن کے لیے موخر کردیں گے

مولانا امیر زمان - نجیک ہے بہر حال یہ گزارش تو ہے کہ اگلے سیشن میں آپ مشر
صاحب کو مجبور کریں کہ وہ یہاں ہوں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اگلا سوال نمبر ۲۰۷۴ ہے اسے پڑھا ہو اتصور کیا جائے

مولانا امیر زمان - اس پر مجھے ڈاکٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے میں ان کا مذکور
ہوں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب یہ ملی بھگت ہے سوال لایا جائے
اور اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے۔

مولانا امیر زمان - جواب آچکا ہے میں نے کہہ دیا ہے اسے پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

X ۲۰۳ مولانا امیر زمان - کیا وزیر مال از راه کرم مطلع فرماں میں مکے کہ
(الف) سال (۱۹۹۰ تا ۱۹۹۳) کے دوران صوبہ میں کل کس قدر زمین کن کن افراد کو الات کی گئی
ہے تحصیل و خلوار تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بالامدت کے دوران کن کن افراد کی الات منٹ کن و جوہات کی بناء پر منسوخ کی گئی
ہیں نیز جن افراد کی الائچت بحال ہے۔ ان کی الائچت کی بحالی کی وجوہات کی تفصیل بھی دی
جلائے۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

X ۲۰۴ مولانا امیر زمان - کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ از راه کرم مطلع
فرماں مکے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق وزیر زراعت کا ذاتی معاون (پرنسپل اسٹاف) مسٹر
عبدالرشید ملکہ بیانڈ سے معابدہ ختم ہونے کی وجہ سے پروگار ہو گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملکہ خزانہ نے عبدالرشید کو تعینات کرنے کے لئے ایک
اسٹاف کی سائی کی منظوری دی تھی جب کہ اس آسائی پر کسی دوسرے شخص کو تعینات کیا گیا
ہے۔

(ج) اگر جز (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ آسائی پر عبدالرشید کی بجائے کسی
دوسرے شخص کو تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ) - (الف) جی ہاں یہ
درست ہے کہ سابق صوبائی وزیر زراعت کا ذاتی معاون مسٹر عبدالرشید ملکہ بیانڈ سے معابدہ ختم
ہونے کی وجہ سے پروگار ہو گیا تھا

(ب) جزوی طور پر یہ درست ہے کہ ملکہ خزانہ نے عبدالرشید کو تعینات کرنے کے لئے
اسٹاف کی ایک آسائی کی منظوری تھی لیکن ملکہ خزانہ نے یہ منظور از خود نہیں دی بلکہ ملکہ
لازمتہا و امور انتظامیہ کی تجویز پر دی جو ملکہ ملازمتہا نے انسانی ہدایتی کی بناء پر ملکہ خزانہ کو
دی تھی اور مذکورہ آسائی پر مسمی عہد عبدالرشید کو تعینات کیا جا چکا ہے

(ج) جواب جزو (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

X ۷۱۷ مولانا عبد الغفور حیدری - (مولانا امیر زمان نے دریافت کیا) کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۰ تا جنوری ۱۹۹۳ء کے دوران ملکہ میں کل گاڑیوں کی تعداد کی تفصیل دی چائے، نیزان گاڑیوں پر بعد ایندھن کی ماہانہ رسالانہ خرچ کی تفصیل بھی دی جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ) - سال ۱۹۹۰ تا ۱۹۹۳ء کے دوران ملکہ هذا کی کل گاڑیوں کی تعداد و رسالانہ خرچہ ایندھن کی تفصیل ضمیم ہے لہذا اسمبلی لاہوری کی سریل نمبر A ۳۲۷۲ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جواب چونکہ کافی طویل ہے اسے پڑھا ہوا تصور کریں اگر کوئی ضمیم سوال ہو تو کریں۔

مولانا عبد الباری - جناب اسپیکر۔ ضمیم سوال میرا اس میں یہ ہے کہ کل گاڑیوں کی تعداد کی تفصیل ہم نے اسمبلی ہال میں مانگی ہے اور یہاں پر لکھا ہے اسیلی لاہوری میں ملاحظہ کیا جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایمنڈجی اے ڈی) - میرے خیال میں شاید اس لست میں آپ کا شامل کیا گیا ہے ایک سو چھیاسٹھ گاڑیاں ہیں نوٹل ۱۹۹۳ء تک گاڑیوں کی کل تعداد ایک سو چھیاسٹھ ہے۔

مولانا عبد الباری - (پاؤٹھ آف آرڈر) پھر لاہوری میں کیوں دیا؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - اس لیے کہ اس میں ہر گاڑی کو ہر کماں کون سا ملکہ کس کو دیا کس کے پاس یہ بڑی بھی چوری لست ہے ایک سو چھیاسٹھ گاڑیوں کی تفصیل اس میں موجود ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک - میرے خیال میں جناب اسپیکر صاحب۔ میرے پاس لست رکھی ہوئی ہے جو ڈاکٹر صاحب نے دی ہے اس میں ایک سو چھیاسٹھ گاڑیاں نہیں ہیں بلکہ پانچ سو چوتھیں

گاڑیاں ہیں اور Overall آنے سے لے کر اکیانوے تک آنے میں اناسی اکیانوے میں ایک سو نتیجیں بیانوے میں ایک سو جھپن تراوے میں ایک سو ستریہ نوٹل ایس ایڈجی اے ذی کے پاس لست موجود ہے پانچ سوچو نتیجیں ہیں اس غریب صوبے کے پاس۔ (مداخلت)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - نہیں میں آپ کی صحیح کرتا ہوں کہ ہر سال کی لست دوسرے سال میں ریپیٹ ہوتی ہے مثلاً اگر نوے میں ستر قسمیں تو اکیانوے میں ایک سو پانچ ہو گئی بیانوے میں فلاں ہو گئی اور تراوے میں نوٹل لست ایک سو چھایاٹھ تک پہنچ گئی۔

ڈاکٹر عبد المالک - ڈاکٹر صاحب یہاں تو اس طرح نہیں دیا ہے میں کہتا ہوں فرض کریں اور دیکھیں نوے کی اور اناسی کی تعداد ختم ہو جاتی ہے پھر اکیانوے کی پھر ایک سے شروع ہو کر نہیک ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - وہی ریپیٹ repeat کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ حضرات ایک دوسرے کے ساتھ نہ بولیں بلکہ یہاں رجوع کریں۔

ڈاکٹر عبد المالک - جی ہاں میں کہتا ہوں کہ گاڑیاں کچھ زیادہ ہیں ان پر پابندی لگائی جائے مزید گاڑیاں نہ لیں۔

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر صاحب شاید ڈاکٹر صاحب نے ابھی مطالعہ کیا ہے میرا خمنی سوال یہ ہے کہ

جناب ڈپٹی اسپیکر - کوئی اور خمنی سوال ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! میرا اور مولانا صاحب کا سوال یہ ہے کہ سندو ش وزیر حضرات کے ساتھ یا مشیر حضرات کے ساتھ اور سینیٹریوں کے ساتھ کتنی گاڑیاں ہیں۔ یا کسی سینٹر کے پاس گاڑیاں ہیں یا نہیں؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - آپ نے جو سوال پوچھا ہے اس کا جواب دیا گیا ہے اور اگر

آپ کوئی دوسرا سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو اسکلی میں دوسرا سوال لائیں اس کا ہم جواب دیں گے۔
مولانا عبد الباری - جناب والا! اصل مقصد اسکلی میں سوال کا نہیں ہے مقصد دوسرا
 ہے ہے ضابطہ - اس بارے میں وزیر صاحب کچھ ایکشن لے لیں۔ کیونکہ پرانے مششوں اور
 وزراء کے خلاف ہم نے بے شمار گاڑیاں دیکھی ہیں۔ ان کے بچے استعمال کرتے ہیں اس پر ایکشن
 لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ یہ ضمنی سوال فریش نوش کے ساتھ کریں۔
میر باز محمد خان کیمپتوان (وزیر) - جناب والا! کیا ڈاکٹر صاحب یہ بتائیں
 گے کہ سابقہ یا موجودہ وزیروں میں سے کتنے نے ڈرائیورگ driving ان سرکاری گاڑیوں پر
 سیکھی ہے

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - یہ اپنی جگہ تھیک ہے میں مولانا عبد الباری صاحب سے
 پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ جتنا عرصہ ایں اینڈجی اے ڈی کے وزیر رہے ہیں۔ میں بھی اتنے عرصہ
 سے وزیر ہوں تو آپ نے کیا کیا تھا؟

مولانا عبد الباری - جناب والا! میں نے سرے سے وزارت قبول نہیں کی ہے۔ ایس
 اینڈجی اے ڈی کے سیکریٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھ لیں۔ میں ایک دفعہ بھی دفتر تک نہیں
 گیا۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب والا! مولانا صاحب نے کہا ہے کہ سابقہ
 وزیروں اور مشیروں کے پاس گاڑیاں ہیں کیا مولانا صاحب کے پاس بھی کوئی گاڑی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اس سوال کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

میر باز محمد خان کیمپتوان - جناب والا! ان وزراء کی گاڑیاں وزارتبندی چھوڑنے
 سے پہلے کتنی کلشی ہو گئی تھیں یا انہیں کیسے ہو گئی تھیں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا! میں تفصیل جانا چاہوں گا کہ

یہ گاڑیاں کس کے پاس اور کس کے نام ہیں۔ جائز ہیں یا ناجائز ہیں۔ جس کے پاس ہو یہ ریکارڈ پر آجائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - جناب یہ لمبا چوڑا سوال ہے جس میں بہت سے سیاست لوگ زد میں آئکتے ہیں وہ اس کے لئے تیاری کریں دوسرے وفعہ اس کے لئے نیا سوال کریں۔ پھر اس پر خوب بحث مباحثہ کریں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - میں مولانا امیر زمان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اگلے اجلاس میں یہ سوال پیش کرے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - اور وہ یہ تائیں کہ اپنی گاڑیاں انہوں نے ابھی تک کیوں نہیں دی ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک - جناب والا! اگر میں یہ کہوں کہ اس سوال کے جواب سے یہ انہریشن Impression ملتا ہے کہ گاڑیاں ساری اپوزیشن والوں کے پاس ہیں۔ سرکاری بھروسے کے پاس بھی نہیں ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ گاڑیاں تو ہمارے پاس ہیں وہ مفت کے وزیر بنے چلے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - نہیں جناب۔ ہم نے آپ پر کوئی اعتراض نہیں کیا ہے آپ کے پاس بھی ہیں ان کے پاس بھی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - نواب محمد اسلم ریسمانی۔

نواب محمد اسلم ریسمانی (وزیر خزانہ) - جناب والا! ہمارے اور مولانا صاحب کے درمیان جو باتیں مل رہی ہیں وہ علوفہ تم کی ہیں کیونکہ وہ اس دور میں وزیر نہیں رہے ہیں۔ اس لئے ہم یہ سائل آپس میں سمجھ رہے ہیں وہ ہماری کابینہ میں رہے ہیں اور وہ کچھلی کابینہ میں رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالباری - اگر موجود وزراء کے پاس گاڑیاں نہیں ہیں تو ہم ان کو دلا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اگلا سوال مولانا امیر زمان صاحب کا ہے

X ۰۸ مولانا امیر زمان - بکا و ذری منصوبہ بندی از راه کرم مطلع فرمائیں
گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موئی خیل کو بھلی کی فراہمی کی منحوری ہوئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو موئی خیل کو بھلی کی فراہمی کا کام شروع نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں۔ نیز کفرنی گرو اسٹیشن اسارت نہ کرنے کی وجہات بھی تھالی جائے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) -

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ موئی خیل کو بھلی کی فراہمی کی منحوری ہوئی ہے البتہ موئی خیل کو بھلی کی فراہمی کا کام حکومت کی ترجیح میں شامل ہے۔ اس سلسلہ میں واپڈا کو سروے کرنے کے لئے ہدایات جاری کردی گئیں جس کے مطابق وہاں کے لئے Kv ۴۲ کی لائن غیر قابل عمل قرار دی گئی اور تجویز کیا گیا تھا کہ وہاں کے لئے Kv ۳۳ لائن لی جائی جائے صوبائی حکومت نے ہال ہی میں واپڈا کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ قوری طور پر علاقے کا از سر نو تفصیلی سروے کرے کیونکہ اس علاقے میں زرعی ضروریات کے لئے بھلی کی کافی ضرورت ہے سروے مکمل ہونے کے بعد اس Kv ۴۲ لائن پر عمل درآمد شروع کروانے کے لئے واپڈا کو ہدایات کردی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب کو کی چمنی سوال ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! یہاں یہ کہا گیا ہے کہ موئی خیل کو بھلی کی منحوری ہوئی

ہے۔ البتہ موسیٰ خیل کو بھلی کی فراہمی کا کام حکومت کی ترجیح میں شامل ہیں یہ میرے ساتھ جو لیٹر پڑا ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ موسیٰ خیل کی منظوری ہوئی ہے اور پھر مجھے یاد ہے اور واپس ادا نے بھی مجھے کہا تھا جب میں وزیر قاکہ اس کے سروے کے لیے آپ آدمی دے دیں جو ہمیں راستہ تارے پھر میرا اپنا بھائی اس کے ساتھ گیا واپس اکے ایکسین XEN سید الفضل نے ایس ڈی اور یا کوئی اور آدمی ساتھ دیا تھا وہ گیا سروے بھی انہوں نے مکمل کر لیا۔ سروے کے بعد وزیر اعلیٰ نے یہ منظور دی اور اب یہاں اس طرح کہا جا رہا ہے کہ ہم اس کا سروے کر لیں گے یہ کہا ہے۔

جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا! جہاں تک اس سوال میں کہا گیا ہے کہ بھلی کی منظوری ہوئی ہے۔ میری معلومات کے مطابق یہ درست نہیں ہے اور مجھے اپنے مکر نے تباہی ہے کہ اس کی کوئی منظوری نہیں ہوئی ہے۔ البتہ اس کا سروے ۳۲ کے وی کے لیے ہوا تھا تو پھر واپس ائے کہا تھا کہ ۳۲ کے وی کالائن لگایا جائے جبکہ ہماری صوبائی حکومت کا موقف یہ تھا کیونکہ موسیٰ خیل میں ہارشیں بہت زیادہ ہوتی ہیں اور زراعت کے لحاظ سے یہ موزوں ترین علاقہ ہے اور ۳۳ کے وی کی لائن موجودہ ضروریات کو تو شاید پورا کر لے لیکن پھر اس کو دوبارہ تبدیل کرنا پڑے گا حال ہی میں ہماری واپس ادا اولوں کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے تو ہم نے ان کو کہا ہے کہ ۳۲ کے وی کا آپ سروے مکمل کر لیں جیسے ان کا سروے اور ڈیٹیل details آئیں گی تو واپس اکا اس کی ہدایات جاری کریں گے کہ یہ کام شروع کرے کیونکہ یہ کام فیڈرل گورنمنٹ یا واپس اضشی خود کرے گی صوبائی حکومت کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہوتا ہے جہاں تک صوبائی حکومت کا تعلق ہے اگر اس کی منظوری ہوتی ہے تو اس کی یہ غلط انفار میشن ان کو پہنچائی گئی ہے اگر کوئی کافی کافیزات ان کے ساتھ ہیں تو وہ میرے حمیری میں آجائیں یا آفس میں دکھادیں میں ملکہ سے باز پرس کر لوں گا کہ مجھے انہی نے کیوں غلط تباہی ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! میرے کافیزات کی بجائے اگر وزیر صاحب اپنے مکر سے وہ منش Minutes کے کافیزات منگوائیں جس وقت حکومت بلوچستان نے بیس کروڑ

روپے واپڈا کے لئے بخش کے پھر چیف نظر کے ساتھ لی ایڈڈی خشر اور واپڈا کے جیزین کی
میٹنگ ہوئی تو شاید اس کے مشش minutes میں یہ ہوا کہ موئی خیل کے لئے بھل کی
منظوری ہو چکی ہے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا! میں نے پہلے اس سوال کی
وضاحت کروی ہے کہ کسی حجم کی اگران کے پاس منظوری ہے وہ تائیں محکم کے پاس یہ نہیں ہے
مگر پہلے اس کی منظوری کرنا یا پیسوں کا بخش کرنا اس وقت جمیعت العلماء اسلام کی وزارت کے
ساتھ تھا۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! اس وقت جناب جعفر خان صاحب مشری ایڈڈی نہیں
تھا اس وقت لی ایڈڈی مشرمو لوی حصت اللہ تھے اس وقت ایک میٹنگ چیف نظر صاحب کے
مکر ہو گئی وہاں پر لی ایڈڈی مشرمو لانا حصت اللہ اور جیزین واپڈا سنتے وہاں پر جتنی بھی
اسکیمیت منظور ہوئے۔ اس میں موئی خیل کے لئے بھی بھلی اپرود approve ہوئی۔ اور پھر
اس کا استئماث اور سروے بننے کے لئے میرا بھائی سید الفضل صاحب کے ساتھ چلا گیا۔
استئماث estemats نہ کر دے دیا پھر چیف نظر نے اس کو منظور کر لیا۔ وہ لیٹر بھی میرے
پاس ہے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا! یہ گھر کی بات تو نہیں ہے یہ
دفتر کی بات ہے وہ میرے دفتر میں آجائیں تھا دیس یہ ان کی چیف نظر کے ساتھ ذاتی ملاقات ہو گی
انہوں نے اس طرح کر دیا ہو گا دفتر میں آجائیں ہوا۔ گھر کی باتیں اسکی میں نہیں کرنی چاہیں۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! یہ میری ذاتی ملاقات وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ نہیں
ہو گی ہے دوسرے بھی کئی ساتھ تھے میں بذات خود اس میٹنگ میں موجود نہیں تھا انہوں نے اس
میٹنگ میں میں کو واپڈا کے لئے بخش کئے تھے۔ اس کے لئے یہ میٹنگ بالائی تھی پھر میٹنگ ختم
ہو گئی تھے حصت اللہ صاحب نے بتایا کہ موئی خیل کے لئے بھلی منظور ہوئی ہے اور پھر واپڈا
والوں نے بھی کہا تھا کہ موئی خیل کے لئے بھلی منظور ہو گیا ہے پھر میں نے دوبارہ وزیر اعلیٰ صاحب
کو یہ کہا کہ یہ کام تو نہیں ہوا انہوں نے کہا ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر - مولانا صاحب یہاں سوال کا جواب نہ دو اخ ہے۔

میر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا! اس وقت مولانا صاحب اس کو سیاسی سکھش کرنا چاہتے ہیں اگر وہ اس کو منظور کرنا چاہتے تھے تو اس وقت اس کی بڑی اچھی منظور ہو سکتی تھی اس کے لئے مینگ بھی ہوئی وہ گئے بھی تھے۔ انہوں نے پھر اس کو خود یاد نہیں کیا ہوا گا۔

مولانا امیر زمان - پھر تو خان صاحب نے اس کو سیاسی مقصد کے لئے سینسل کو بڑا ہو گا اور کس جگہ دیا ہواں طرح سے یہ مسئلہ نہ ہوا ہو۔ یہ منظور تو ہوا ہے

میر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - اگر آپ نے پہلے اس کو اہمیت نہیں دی ہے تو یہ ہماری پرائیٹی نہیں ہے، ہم نے رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر - مولانا امیر زمان صاحب جعفر خان صاحب کے آفس میں جا کر دیکھیں۔ وہ آپ کو تاریخیں گے اور وہ وہاں منٹس minutes بھی دیکھے کرتا رہیں گے آپ ان کے جیگیر میں چلے جائیں وہ تاریخیں گے۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! یہ جواب کا طریقہ کار نہیں ہے جیسا کہ جعفر خان صاحب نے رہا ہے اس کا جواب تو آپ دے رہے ہیں میں آپ کا بہت سمجھو رہوں۔

میر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا! یہ چیز تو میں نے خود پہلے کہا تھا شاید مولانا صاحب کو اس پر غصہ آگیا اور وہ یہ بات بھول گئے میں نے مولانا صاحب کو کہا تھا کہ جن کاغذات پر منظوری ہوئی ہے وہ لا کئیں تھائیں ان کی یہ منظوری بحال رہے گی یہ پیش کش میں نے پہلے کی تھی کہ وہ میرے ساتھ آفس میں یا اس بیلی کے بعد جیگیر میں آئیں کس جگہ بھی وہ آئیں اور میری ان کے ساتھ دیے گئے کل ملاقات بھی ہے یہ وہاں پر کاغذات لائیں اس کو وہاں ڈس کس discuss کلیں گے کاغذ دیں۔

میر باز محمد خان کیمپٹران (وزیر) - اگر کسی نے یہ کاغذات کم کر ا دیے ہوں تو اس کی کیا گارنٹی ہے؟

میر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - ابھی تکم میں ہوئے اگر پلے منصوبہ
بدی کے وزیر کے دور میں گم ہو گئے ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ ان کے جیسا بھی میثے کر دیکھ لیں۔

X ۱۰۔ مولانا عبد الغفور حیدری - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں
کہ کے سال ۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۲ء کے دوران کن کن سرکاری محکمہ جات کے گزندہ نان گزندہ
ملازمین کو اپوشل کیس میں ہاؤس بلڈنگ موڑ کار اور موڑ سائیکل ایڈوانس دیے گئے ہیں نیز کیا یہ
ایڈوانس سینارٹی کی بنیاد پر دیے گئے ہیں یا نہیں تعمیل دی جائے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) - ایڈوانس کی مد میں منقص شدہ رقم
کی تقیریا ۸۵ فیصد ملازمین کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف تکمیل میں تقسیم کیا جاتا ہے جو کہ
وہ اپنی ترجیحات کی بناء پر اپنے ملازمین میں تعمیر مکان و خرید موڑ کار و موڑ سائیکل تو اندروضوابط کے
تحت تقسیم کرتے ہیں۔ بھایا تقیریا ۸۵ فیصد رقم محکمہ مالیات جناب وزیر مالیات کی منتظری سے قرضہ
جات تو اندروضوابط کے مطابق سینارٹی کی بنیاد پر نہیں بلکہ ضروریات و مجبوری کو مد نظر رکھتے ہوئے
ملازمین میں تقسیم کرتا ہے۔

ایڈوانس وصول کنندہ ملازمین کے نام بعدہ مددہ محکمہ جات و منتظر شدہ رقم فہرست ذیل میں
ملاحظہ فرمائیں۔

صوبائی سرکاری ملازمین جن کو سال ۱۹۴۰ء کے دوران قرضہ جات برائے تعمیر و
خریداری مکان۔ موڑ کار و موڑ سائیکل ادا کی گئی (فہرست الف)
نمبر شمار نام بعدہ عمدہ محکمہ جس سے منتظر شدہ رقم قرضہ کی نوعیت
تعلق رکھتا ہے

- | | |
|-----------------------------------|---|
| ۱۔ ۲ قتاب احمد جمال انڈر سیکریٹری | ایں ملکیٹاہی اے ڈی = ر. ۱۰۰۰۰ |
| ۲۔ نصیر احمد ڈرامپور | زراعت = ر. ۳۳۰۰۰ برائے مکان |
| ۳۔ عبدالحکیم بلوچ سیکریٹری لیبر | محنت و افرادی وقت = ر. ۲۰۰۰۰ برائے مکان |

= ر، ۳۰۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۱۷- زین العابدین معاون
= ر، ۳۰۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۱۸- خیر جان معاون
= ر، ۳۰۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۱۹- محمد ایوب معاون
= ر، ۳۸،۰۰۰	سی اینڈ ڈبلیو = ر، ۳۸،۰۰۰	۲۰- سیف الدین اشینو گرافر
= ر، ۳۸،۰۰۰	پی اینڈ ڈی = ر، ۳۸،۰۰۰	۲۱- علی دوست اشینو گرافر
= ر، ۳۲،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۲۲- حسن شاہ معاون
= ر، ۴۵،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۲۳- حیدر علی پرنسپل نٹ
= ر، ۴۵،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۲۴- صالح محمد پرنسپل نٹ
= ر، ۴۵،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۲۵- محمد ندیم معاون
= ر، ۴۷،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۲۶- رمضان علی نائب قاصد
= ر، ۴۷،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۲۷- شیر محمد نائب قاصد
= ر، ۴۹،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۲۸- محمد اسلم اشیورڈ
= ر، ۴۹،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۲۹- عبد المالک نائب قاصد
= ر، ۵۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۰- سعادت علی سینز کلرک
= ر، ۵۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۱- عبدالرؤف کھنڈرلر
= ر، ۵۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۲- محمد انور سکشن آفسر
= ر، ۵۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۳- خدا بخش نائب قاصد
= ر، ۵۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۴- عبد الحليم اشینو گرافر
= ر، ۵۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۵- محمد یوسف نائب قاصد
= ر، ۵۰،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۶- غلام حسین نائب قاصد
= ر، ۵۳،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۷- ارشد فیصل معاون
= ر، ۵۴،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۸- محمد زمان نائب قاصد
= ر، ۵۴،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۳۹- سعادت خان معاون
= ر، ۵۵،۰۰۰	ایس اینڈھی اے ڈی	۴۰- حفیظ الرحمن اینڈ یشل سیکریٹری ایس اینڈھی اے ڈی

۲۸۔ عبد الرزاق پنچ سیکھ بٹری	الیں اینڈھی اے ڈی = ر، ۵۰۰۰۰
۲۹۔ عباس حسین شاہ ایئر بیٹل سیکھ بٹری	الیں اینڈھی اے ڈی = ر، ۳۵۰۰۰
۳۰۔ سردار علی شاہ سیکھ آفیسر	الیں اینڈھی اے ڈی = ر، ۳۵۰۰۰
۳۱۔ محمد انور سیکھ آفیسر	الیں اینڈھی اے ڈی = ر، ۳۵۰۰۰
۳۲۔ اقبال حیدر سیکھ آفیسر	الیں اینڈھی اے ڈی = ر، ۳۵۰۰۰
۳۳۔ غلام حیدر سیکھ آفیسر	الیں اینڈھی اے ڈی = ر، ۳۵۰۰۰
۳۴۔ عزیز احمد اسپیٹ آف مائیز	محنت و افرادی قوت = ر، ۵۰۰۰۰
۳۵۔ عبد الحمید معاون	محنت و افرادی قوت = ر، ۵۰۰۰۰
۳۶۔ محمد انور استنشت ڈاکٹر کش	سماجی بہبود = ر، ۵۰۰۰۰
۳۷۔ محمد حنیف معاون	سماجی بہبود = ر، ۲۷۰۰۰
۳۸۔ عبد الرحیم سیکھ آفیسر	الیں اینڈھی اے ڈی = ر، ۳۵۰۰۰
۳۹۔ محمد حسین پرمندزانت	خوارک = ر، ۵۰۰۰۰
۴۰۔ نبی بخش سینٹر کلکر	کشر آفس = ر، ۳۸۰۰۰
۴۱۔ تاج محمد کاشیبل	اسائیز = ر، ۲۶۰۰۰
۴۲۔ اللہ یار ڈرامیور	صحت = ر، ۳۶۰۰۰
۴۳۔ رسول بخش طیب یاسپروائزر	صحت = ر، ۳۸۰۰۰
۴۴۔ عبد الصار معاون	صحت = ر، ۲۷۰۰۰
۴۵۔ سلطانہ بی بی ٹاؤن انک	صحت = ر، ۳۲۰۰۰
۴۶۔ بیگم متین خان ڈیما سٹریٹر	صحت = ر، ۵۰۰۰۰
۴۷۔ رخانہ فراہست MOFF	صحت = ر، ۵۰۰۰۰
۴۸۔ محمد حنیف معاون	صحت = ر، ۳۶۰۰۰
۴۹۔ رشید احمد ڈینٹل سرجن	صحت = ر، ۳۵۰۰۰
۵۰۔ عبد الواسع سینٹر کلکر	انڈسٹری = ر، ۳۶۰۰۰

پرٹنگ پریس	= ر ۳۲،۰۰۰	برائے مکان	۵۱۔ عبد اللہ جان مشین میں
انڈسٹریز	= ر ۳۵،۰۰۰	برائے مکان	۵۲۔ عبدالطیف بھلوہر
انڈسٹریز	= ر ۳۰،۰۰۰	برائے مکان	۵۳۔ سکندر علی درکر
انڈسٹریز	= ر ۳۹،۰۰۰	برائے مکان	۵۴۔ محمد جاوید کپوریٹر
انڈسٹریز	= ر ۳۹،۰۰۰	برائے مکان	۵۵۔ شاہبی بی لیڈی ڈیماشیر
امور حیوانات	= ر ۲۷،۰۰۰	برائے مکان	۵۶۔ محمد عالم نائب قاصد
امور حیوانات	= ر ۲۳،۰۰۰	برائے مکان	۵۷۔ ذرداد خان اسٹنٹ
تعلیم	= ر ۳۷،۰۰۰	برائے مکان	۵۸۔ محمد عثمان بے وی اُنی
تعلیم	= ر ۳۷،۰۰۰	برائے مکان	۵۹۔ وحید احمد ماشر
تعلیم	= ر ۳۷،۰۰۰	برائے مکان	۶۰۔ حاجی محمد خان نائب قاصد
تعلیم	= ر ۲۷،۰۰۰	برائے مکان	۶۱۔ وحید احمد ماشر
پی اینڈ ذی	= ر ۵،۰۰۰	برائے مکان	۶۲۔ عبد اللہ جان
تعلیم	= ر ۵۰،۰۰۰	برائے مکان	۶۳۔ سلطان محمد ہیڈ ماشر
تعلیم	= ر ۵۰،۰۰۰	برائے مکان	۶۴۔ شاہ نواز سپرنٹنٹ
تعلیم	= ر ۳۸،۰۰۰	برائے مکان	۶۵۔ محمد اقبال بے وی اُنی
تعلیم	= ر ۵۰،۰۰۰	برائے مکان	۶۶۔ محمود عالم یکھر
تعلیم	= ر ۳۰،۰۰۰	برائے مکان	۶۷۔ مرتضیٰ مشاق حسین بے وی اُنی
تعلیم	= ر ۵۰،۰۰۰	برائے مکان	۶۸۔ سدوخان سپروائزر
تعلیم	= ر ۳۶،۰۰۰	برائے مکان	۶۹۔ عبدالصمد J.V.T
تعلیم	= ر ۳۰،۰۰۰	برائے مکان	۷۰۔ غلام نبی J.V.T
تعلیم	= ر ۵،۰۰۰	برائے مکان	۷۱۔ محمودہ سلطانہ ہیڈ مسٹرس
زراعت	= ر ۳۶،۰۰۰	برائے مکان	۷۲۔ محمد شریف معاون
زرافت	= ر ۳۷،۰۰۰	برائے مکان	۷۳۔ شاہ محمد ذرا سیہور

برائے مکان = ۵۰،۰۰۰،	زراعت	۷۳۔ بہاول الدین اسمٹنٹ ڈائریکٹر
برائے مکان = ۲۹،۰۰۰،	زراعت	۷۴۔ جاوید اقبال ڈوزر کلیز
برائے مکان = ۳۵،۰۰۰،	زراعت	۷۵۔ محمد علی اکاؤنٹس آفیسر
ایس اینڈ جی اے ڈی = ر ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،	زراعت	۷۶۔ الطاف حسین معاون
برائے مکان = ۲۷،۰۰۰،	زراعت	۷۷۔ عصمت اللہ ڈار اسپور
برائے مکان = ۲۸،۰۰۰،	مالیات	۷۸۔ غلام سروچیف الیکٹریشن
برائے مکان = ۳۰،۰۰۰،	تعلیم	۷۹۔ عبدالحق آپریٹر
محنت و افرادی قوت = ر ۰۰۰،۰۰۰،	برائے مکان	۸۰۔ عبدالصمد بھٹی پروفیسر
سی اینڈ ڈبلیو = ر ۳۳،۰۰۰،	امور داخلہ	۸۱۔ نظر محمد اشینو گرافر
امور داخلہ = ر ۵۰،۰۰۰،	امور داخلہ	۸۲۔ غلام علی منیتو گلر
خاندانی منصوبہ بندی = ر ۳۴،۰۰۰،	برائے مکان	۸۳۔ سعید اختر معاون
لی اینڈ ڈی = ر ۵۰،۰۰۰،	لی اینڈ ڈی	۸۴۔ محمد اسلم اشینو گرافر
لی اینڈ ڈی = ر ۵۰،۰۰۰،	صحت	۸۵۔ پروین رشید فیملی کوٹلر
لی اینڈ ڈی = ر ۳۰،۰۰۰،	صحت	۸۶۔ تاج محمد صدیقی
لی اینڈ ڈی = ر ۵۰،۰۰۰،	صحت	۸۷۔ محمد حیات اشینو گرافر
لی اینڈ ڈی = ر ۵۰،۰۰۰،	صحت	۸۸۔ عبد الوہاب پرشنڈٹ
لی اینڈ ڈی = ر ۵۰،۰۰۰،	صحت	۸۹۔ مژو خان پرشنڈٹ
لی اینڈ ڈی = ر ۵۰،۰۰۰،	صحت	۹۰۔ ڈاکٹر سکندر علی پروفیسر
لی اینڈ ڈی = ر ۵۰،۰۰۰،	صحت	۹۱۔ زو الفقار علی زیدی
لی اینڈ ڈی = ر ۳۵،۰۰۰،	صحت	۹۲۔ ظاہر شاہ میٹیکل آفیسر
لی اینڈ ڈی = ر ۳۸،۰۰۰،	پریس	۹۳۔ سیکم نبیلہ سلطان میٹیکل آفیسر

۹۷۔ بیشروٹ کارپٹ اسپکٹر	انڈسٹریز	= ر، ۵۰،۰۰۰ برائے مکان
۹۸۔ عبد المنان ڈیڑھنہو	انڈسٹریز	= ر، ۵۰،۰۰۰ برائے مکان
۹۹۔ نسرین حسین	انڈسٹریز	= ر، ۳۰،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۰۔ راجت سعی معاون	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۵۰،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۱۔ عبدالرحمن شاہ نائب قاصد ایس اینڈ جی اے ڈی	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۲۴،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۲۔ ناصر الدین پرنٹنڈنٹ	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۵۰،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۳۔ نذر علی معاون	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۵۰،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۴۔ عبدالقیوم PS	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۵۰،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۵۔ رحیب علی ڈرائیور	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۵،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۶۔ جبیب اللہ معاون	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۵۰،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۷۔ سلطان محمد پرنسل اسٹنٹ	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۵،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۸۔ محمد طارق معاون	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۳،۰۰۰ برائے مکان
۱۰۹۔ محمد سلم جونیر کلرک	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۰،۰۰۰ برائے مکان
۱۱۰۔ محمد ظفر سیکشن آفیسر	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۰،۰۰۰ برائے مکان
۱۱۱۔ عبد المنان پرنسل اسٹنٹ	ایس اینڈ جی اے ڈی	برائے مکان
۱۱۲۔ عطاء محمد ڈرائیور	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۰،۰۰۰ برائے مکان
۱۱۳۔ عزیز اللہ نائب قاصد	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۲۲،۰۰۰ برائے مکان
۱۱۴۔ محمد ایوب جونیر کلرک	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۶،۰۰۰ برائے مکان
۱۱۵۔ بیشراحمد سیکشن آفیسر	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۵،۰۰۰ موڑ کار
۱۱۶۔ عمار احمد سیکشن آفیسر	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۵،۰۰۰ موڑ کار
۱۱۷۔ حیدر زمان پیک ریشن آفسر	ایس اینڈ جی اے ڈی	= ر، ۳۰،۰۰۰

فہرست صوبائی سرکاری ملازمین جن کو سال ۱۹۹۱ء کے دوران قرضہ جات برائے تعمیر و خریداری مکان موڑ کار و موڑ سائیکل ادا کی گئی۔

محکم جس سے منظور شدہ رقم قرضہ کی نوعیت
متعلق رکھتا ہے

۵	=, ۳۵,۰۰۰ موزکار	۳	فریز
	زارعت	۵	=, ۵,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ مالیات	۳۸,۰۰۰	=, ۳۸,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	سی ایم کمائنڈریسٹ	۵,۰۰۰	=, ۵,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	کیوڈی اے	۵,۰۰۰	=, ۵,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ مالیات	۳۵,۰۰۰	=, ۳۵,۰۰۰ موزکار
	وزیر مواصلات	۵۰,۰۰۰	=, ۵۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ مالیات	۵۰,۰۰۰	=, ۵۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ مالیات	۵۰,۰۰۰	=, ۵۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ مالیات	۳۵,۰۰۰	=, ۳۵,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ مالیات	۵۰,۰۰۰	=, ۵۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ مالیات	۳۳,۰۰۰	=, ۳۳,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ مالیات	۳,۰۰۰	=, ۳,۰۰۰ برائے موزکار
	محکمہ زراعت	۵۰,۰۰۰	=, ۵۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ زراعت	۵۰,۰۰۰	=, ۵۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ صفت	۳۵,۰۰۰	=, ۳۵,۰۰۰ موزکار
	محکمہ تعلیم	۵۰,۰۰۰	=, ۵۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ تعلیم	۳۰,۰۰۰	=, ۳۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ تعلیم	۵۰,۰۰۰	=, ۵۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان
	محکمہ تعلیم	۵۰,۰۰۰	=, ۵۰,۰۰۰ برائے تعمیر مکان

- ۱ خلیق احمد شیرازی سیکشن آفیسر
- ۲ عبدالرحمن سیکشن آفیسر
- ۳ نوروز خان سینٹر کلرک
- ۴ سجاد حسین اسٹنٹ
- ۵ عبدالعلی پی اے ٹو فنڈر
- ۶ حسین علی حیدری سیکشن آفیسر
- ۷ سمول الیوب پی اے ٹو فنڈر
- ۸ عبداللطیم شینو
- ۹ خدا بخش اسٹنٹ
- ۱۰ بیک محمد فرقی
- ۱۱ آناتاب حسین سینٹر کلرک
- ۱۲ میراجان جونیئر کلرک
- ۱۳ عبدالجلیل نائب قاصد
- ۱۴ محمد اسماعیل جونیئر کلرک
- ۱۵ ذاکر حسین اسٹنٹ
- ۱۶ عبد القفور چارج میکنک
- ۱۷ غلام محمد اسٹنٹ
- ۱۸ میرودست ڈسیر
- ۱۹ اورنگ زیب ایں ایں ایں
- ۲۰ محمد تیمور جے وی ایں
- ۲۱ محمد نواز ایں ایں ایں

۲۲	حافظ محمد بنخش معلم القرآن	محکمہ تعلیم	= ۳۸،۰۰۰، براۓ تغیر مکان
۲۳	محمد یوسف اسٹنٹ ڈائریکٹر	محکمہ محنت	= ۵۰،۰۰۰، براۓ تغیر مکان
۲۴	محمد اسحاق انپکٹر	محکمہ محنت	= ۵۰،۰۰۰، براۓ تغیر مکان
۲۵	خویل علی پی ایس ٹوچیف سیکریٹری	محکمہ ایئر نسل چیف سیکریٹری	= ۵۰،۰۰۰، ۵
۲۶	جان محمد سینٹر کلرک	محکمہ صحت	= ۳۶،۰۰۰، براۓ خریداری مکان
۲۷	یار محمد کاشیبل	محکمہ ہوم	= ۳۳،۰۰۰، براۓ خریداری مکان
۲۸	عیسیٰ خان ڈپٹی رینجرز	محکمہ جنگلات	= ۲۸،۰۰۰،
۲۹	محمد قاسم نائب قاولد	محکمہ مالیات	= ۳۴،۰۰۰، موڑ کار
۳۰	عبد الرحمن نائب قاولد	محکمہ مالیات	= ۳۷،۰۰۰، براۓ خریداری مکان
۳۱	شاہ مودت نائب قاولد	محکمہ مالیات	= ۳۰،۰۰۰، براۓ خریداری مکان
۳۲	عبد الواحد نائب قاولد	محکمہ مالیات	= ۳۰،۰۰۰، براۓ خریداری مکان
۳۳	احمد خاں ڈرائیور	ملازمتھائے عمومی	= ۵۰،۰۰۰، تغیر مکان
۳۴	نیک محمد اسینو	ملازمتھائے عمومی	= ۵۰،۰۰۰، تغیر مکان
۳۵	عبد الطاہر اسٹنٹ	ملازمتھائے عمومی	= ۵۰،۰۰۰، تغیر مکان
۳۶	عبد الطاہر جونیئر کلرک	بورڈ آف ریونیو	= ۵۰،۰۰۰، تغیر مکان
۳۷	عبدالتعیم سینٹر کلرک	بورڈ آف ریونیو	= ۵۰،۰۰۰، تغیر مکان
۳۸	ڈاکٹر ٹنڈیں اسد	محکمہ صحت	= ۳۰،۰۰۰، تغیر مکان
۳۹	یار محمد عربک ٹیچر	محکمہ تعلیم	= ۳۰،۰۰۰، تغیر مکان
۴۰	محمد حسین نائب قاولد	محکمہ تعلیم	= ۲۰،۰۰۰، تغیر مکان
۴۱	علی جان V.J. ٹیچر	محکمہ تعلیم	= ۵۰،۰۰۰، تغیر مکان
۴۲	عبدالحمدی اے	ملازمتھائے عمومی	= ۳۰،۰۰۰، تغیر مکان
۴۳	ترک علی سیکورٹی گارڈ	ملازمتھائے عمومی	= ۲۵،۰۰۰، تغیر مکان
۴۴	نصراللہ ایس ای ٹی	محکمہ تعلیم	= ۳۰،۰۰۰، تغیر مکان
۴۵	نور محمد ڈرائیور	وزیر اعلیٰ ہاؤس	= ۳۰،۰۰۰، تغیر مکان

اسبلی = ۳۰،۰۰۰ تعمیر مکان	۳۶ مقبول احمد پورڙ
وزیر اعلیٰ ہاؤس = ۳۵،۰۰۰ برائے موڑ کار	۳۷ عبدالکریم انڈر سیکریٹری
محکمہ خوارک = ۳۰،۰۰۰ تعمیر مکان	۳۸ محمد اکرم اے ایف سی
محکمہ خوارک = ۳۰،۰۰۰ تعمیر مکان	۳۹ احمد خان اشینو
گورنر ہاؤس = ۳۵،۰۰۰ موڑ کار	۴۰ اقبال احمد پرنسپل
گورنر ہاؤس = ۲۵،۰۰۰ خریداری مکان	۴۱ محمد اشرف نائب قاصد
محکمہ مالیات = ۳۰،۰۰۰ خریداری مکان	۴۲ لیاقت علی اسٹنٹ
محکمہ صحت = ۲۵،۰۰۰ خریداری مکان	۴۳ احمد خان نائب قاصد
محکمہ خزانہ = ۵۰،۰۰۰ خریداری مکان	۴۴ بشیر احمد سب اکاؤنٹنٹ
محکمہ صنعت = ۲۵،۰۰۰ خریداری مکان	۴۵ طاہر آغا جو نیئر کلرک
محکمہ صنعت = ۳۰،۰۰۰ خریداری مکان	۴۶ عمر فاروق اسٹنٹ
محکمہ تعلیم = ۵۰،۰۰۰ خریداری مکان	۴۷ سعیدہ یا سمیں
محکمہ زراعت = ۵۰،۰۰۰ خریداری مکان	۴۸ احمد جان انویسٹمگیشن
محکمہ تعمیرات = ۵۰،۰۰۰ خریداری مکان	۴۹ عبدالقیوم سب انجینئر
محکمہ صحت = ۵۰،۰۰۰ خریداری مکان	۵۰ لقمان حکیم ڈاکٹر
محکمہ لازم تھائے عمومی = ۳۸،۰۰۰ خریداری مکان	۵۱ محمد انور ڈرائیور
بیاؤ محکمہ = ۵۰،۰۰۰ خریداری مکان	۵۲ محمد اسلم ترین پرنسپل
محکمہ صحت = ۳۷،۰۰۰ خریداری مکان	۵۳ محمد نواز شاہ مینڈی یکل آفیسر
لازم تھائے عمومی = ۲۷،۰۰۰ خریداری مکان	۵۴ جمال شاہ ڈرائیور
لازم تھائے عمومی = ۲۰،۰۰۰ خریداری مکان	۵۵ حاجی غلام محمد نائب قاصد
محکمہ صحت = ۵۰،۰۰۰ خریداری مکان	۵۶ نذیر احمد سراج آفیسر
محکمہ زراعت = ۵۰،۰۰۰ خریداری مکان	۵۷ طارق محمود اسٹنٹ ڈاکٹر کشش

نواب محمد اسلم خان رئیسیانی (وزیر خزانہ) - اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو ضرور کریں۔

مولوی امیر زمان - جناب کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب ڈپٹی اسپیکر - سیکریٹری اسٹبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

محمد حسین شاہ (سیکریٹری اسٹبلی) - جناب سردار شاء اللہ خان زہری نے اطلاع دی ہے کہ وہ ضروری ذاتی کام کی وجہ سے اسٹبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - جناب حید خان اچنڈی نے اطلاع دی ہے کہ وہ ضروری کام سے کونہ سے باہر جا رہے ہیں اور وہ ۱۸ مارچ سے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا ایک دن کی درخواست منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - جناب جانسن اشرف نے اطلاع دی ہے کہ وہ چمن جا رہے ہیں لہذا ان کے حق میں اسٹبلی اجلاس سے آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکر پیری اسٹبلی - سردار میر چاکر خان ڈوکی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ طلاق کے
سلسلے میں کراچی جا رہے ہیں اور آج کے اس بیلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں اللہ انہوں نے
ایک یوم کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آئا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکر پیری اسٹبلی - جناب محمد صالح بھوتانی نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایک کام کی وجہ سے
آج اس بیلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں لہذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور
فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آئا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

مولوی امیر زمان - (پرانگٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! یہاں اس بیلی میں ایک کمیٹی
ہائی گمنی شاید آپ اس وقت دورے پر تھے یہ کمیٹی شہر میں عربانی فرش فلمیں ہیں ان کی روک تھام
کے لئے یہ ہمارا تجربہ ہے کہ جس دن یہ کمیٹی کی بات اس بیلی میں یا اخبارات میں ہوتی ہیں تو اس دن
یہ سینما اور اخبارات والے اس طرح کی فلمیں دکھاتے اور شائع کرتے ہیں اس اس بیلی کی استحقاق
کے ساتھ ظلم ہے اور میران کے ساتھ ظلم ہے آپ ذرا سے پڑھ لیں میرا خیال ہے کہ بھیثیت
مسلمان کی آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتے ہیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر) - جناب اسپیکر! اس دن سعید احمد
ہاشمی صاحب نے یہاں تھا یا تھا کہ اشتہارات ہم نے بند کئے ہیں لیکن اس دن مولانا صاحب نے کما
تھا کہ آزادی صحافت کو ہم فتح کرنا ہا ہے ہیں اس حکم کی بات انہوں نے کی تھی اگر وہ اخبارات نہ
چھائیں تو پھر مولانا امیر زمان صاحب الزام لگائیں گے کہ ہم صحافت پر باندھ لگانے کی کوشش کر
رہے ہیں آزادی صحافت ہے جناب اسپیکر ہم تو انہیں منع نہیں کر سکتے ہیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کریہ آزادی صحافت نہیں ہے یہ تو بے حیائی ہے اور جو میں نے ایک چیز کو پوچھت آؤٹ کیا تھا وہ ذکر یوں کے مسئلے پر تھا اس کو دھکی دیا کہ سرکاری اشتہارات ہم نہیں دیں گے اور یہ جو (داخلت)

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر) - انہوں نے کہا کہ اخبارات کے اشتہارات ہم بند کرنا چاہتے ہیں میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب جمیعت علماء اسلام کا جلسہ ہوتا ہے تو جمیعت علماء اسلام کے کارکن جا کر اخبارات کو اور صحافیوں کو دھکی دیتے ہیں کہ وہ خبر چھاپنیں جس طرح وہ چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب اس سلسلے میں کوئی تحریک آجائے یہاں نہ کوئی تحریک ہے اور نہ ہی کوئی پوچھت ہے تو یہ تحریک کی ٹکلی میں آجائے تو بتہ ہے اس لیے بحث کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب اپنے کریہ پوچھت آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی فرمائیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب اپنے کریہ ہمارے اخبارات میں نہیں ہے ان چیزوں کو مولانا صاحب پڑھنے نہیں کہاں سے انعام کرلاتے ہیں ذرا نام تو لیں؟

میر باز محمد خان کیہتران (وزیر) - جناب میری ایک تجویز ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - تحریک اتحاد نمبر ۹ مولانا امیر زمان صاحب پیش کریں

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - میں پوچھت آف آرڈر پر ہوں مچھلے دنوں مولانا صاحب ایک اشتہار پڑھنے۔

مولانا امیر زمان - جناب اپنے کریہ آپ کی اجازت سے۔ میں تحریک اتحاد کا نوٹ رہتا ہوں کہ حزب اختلاف کے ارکان کے ساتھ حکومت کی طرف سے انتقامی کارروائی کا سلوک کیا جا

رہا ہے۔ اور ان کے ضمیر کو طرح طرح کی اذیتیں دی جا رہی ہیں۔ حزب اختلاف کے ارکان کے خلاف ہر طرح کی رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے جو کہ ایک غیر جموروی، غیر انسانی اور غیر اخلاقی عمل ہے۔ اگر حزب اختلاف کے صوابدید پر کوئی ایک اسکیم دی جاتی ہے تو بعد میں اسے کینسل کر دیا جاتا ہے۔ مختلف مکھوں میں ملازمن کی بھرتی میں حزب اختلاف کے ارکان کو یکسر بھلا دیا گیا ہے۔ لیکن ہم عوام کے حقوق کے لیے آواز بلند کرتے رہیں گے۔ جو کہ ہمارا جموروی حق ہے۔ لہذا اس سے ہمارا اور ہمارے طبقے کے لوگوں کا استحقاق مجموع ہوا ہے کہ

جناب ڈپٹی اسپیکر - تحریک استحقاق جو پیش کی گئی ہے کہ میں تحریک استحقاق کا نوٹس رکھا ہوں کہ حزب اختلاف کے ارکان کے ساتھ حکومت کی طرف سے انتقامی کارروائی کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور ان کے ضمیر کو طرح طرح کی اذیتیں دی جا رہی ہیں۔ حزب اختلاف کے ارکان کے خلاف ہر طرح کی رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے جو کہ ایک غیر جموروی، غیر انسانی اور غیر اخلاقی عمل ہے۔ اگر حزب اختلاف کے صوابدید پر کوئی ایک اسکیم دی جاتی ہے تو بعد میں اسے کینسل کر دیا جاتا ہے۔ مختلف مکھوں میں ملازمن کی بھرتی میں حزب اختلاف کے ارکان کو یکسر بھلا دیا گیا ہے۔ لیکن ہم عوام کے حقوق کے لیے آواز بلند کرتے رہیں گے۔ جو کہ ہمارا جموروی حق ہے۔ لہذا اس سے ہمارا اور ہمارے طبقے کے لوگوں کا استحقاق مجموع ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - لاءِ اينڈ پارلیمانی امور کے وزیر صاحب اب اس بارے میں ذرا وضاحت کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (قانون و پارلیمانی امور) - جناب اسپیکر میرے خیال میں اسی سے متعلق دو تین تحریک التواء پسلے بھی پیش ہوئی ہے۔ اس پر کافی بحث و مباحثہ ہوا تھا۔ اس دن بھی مولانا صاحب سے یہ پوچھا گیا کہ وہ اپنی ایم پی اے فنڈ کی بات کر رہا ہے یا اس فنڈ کی بات کر رہے ہیں یہ علیحدہ مسئلہ ہے یا کسی نے اس کے ایم پی اے فنڈ میں مداخلت کی ہے لہذا مولانا صاحب اس کی زراعت کریں۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کریں ایم پی اے فنڈ کی بات کر رہا ہوں۔ وزیر ووں کے فنڈ کے متعلق بات نہیں کر رہا۔ کیونکہ جو فنڈ ایم پی اے حضرات کو دی گئی اور گورنمنٹ نے باقاعدہ اس کی نو تائیکھنہ جاری کر دی ہے۔ جب ایک چیز ہر کسی کا حق بتتا ہے تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس میں مداخلت کریں۔ میرے بہت سے اسکی محفلت ہیں جو میں نے ملتف جگہوں میں دی ہیں لیکن مجھے نے کسی دوسری جگہ کا انتخاب کر کے شروع کیا ہے جس سے میرا استحقاق بھروسہ ہوا ہے۔ اسی دن میں نے تحریک الوفاء پیش کیا میرے ساتھ ایک بہت بڑا پلندہ تھا جو میں پیش کرنا چاہتا تھا۔ تو آپ نے کہا تحریک الوفاء نہیں بتتا ہے تو آج میں نے اس سلسلے میں تحریک استحقاق پیش کی ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) - جناب اپنے کریں جمال تک مولانا صاحب کے ایم پی اے فنڈ کا تعلق ہے۔ بالکل اس پر مولانا صاحب کا حق بتتا ہے اس پر کوئی میل و جمیت نہیں ہے۔ اس پر دقاقوں کا مینگ ہوتی رہتی ہیں۔ جو پاس ہو جاتے ہیں۔ میرے خیال میں اب بھی کچھ وزراء صاحبان اور کچھ ایم پی اے صاحبان کی اسکی محفلت تین چار دن ہوئے پاس ہوئے ہو گئے امید ہے کہ مولانا صاحب کے اسکی محفلت اس میں شامل ہوں گی۔ اگر وزیر متعلقہ محکمہ منصوبہ بندی اس پر روشنی ڈالیں تو ہمارا ہو گا۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی) - جناب اپنے کریں جمال تک مولانا صاحب کی بات صحیح ہے۔ کچھ فنڈ لیٹ ہوئے ہیں۔ میں اس کی تقدیم کرتا ہوں۔ کہ ان کی ریلیز لیٹ ہوئے۔ اس کے لیے بھی ایم پی اے صاحبان کی کمیٹی بنی ہے جو ان کو رکھنائیز recognise کرتی ہے۔ اور ان کے لیے طریقہ کارہنا ہوا ہے۔ یہ اسکی محفلت ایم پی اے فنڈ کے تحت adopt کرتے ہیں۔ اگر ایم پی اے کسی کو فنڈ پر یہ دعا ہے تو وہ نہیں دے سکتے۔ کچھ میران نے اسی سکی محفلت دی ہیں۔ جو ایک ہزار یا دو ہزار روپے کی ہیں۔ جو سینکڑوں کے حساب سے ہیں۔ جو کسی طرح بھی available نہیں تھے۔ اور ان کی وجہ سے تمام پر اس process اصلیا پڑ گیا۔ ہاتھی جمال تک ایم پی اے حضرات کی موافدہ یہی

لڑاہے ان کے پیسے ریلز ہو گئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جعفر خان صاحب امیر زمان کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایم پی اے حضرات کو ستر سزا کھو اور اس پلائی وغیرہ کے لئے دینے گئے تھے وہ پیسے ابھی تک ریلز نہیں ہوئے ہیں اس بارے میں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر ترقیات و منصوبہ بندی)۔ جناب اسپیکر دا پیسے ریلز ہو گئے ہیں۔ دوسرے پاٹھ کامیں کتنا ہوں کہا تو قبی امیر زمان کا استحقاق محروم ہوا ہے۔ کیونکہ اگر ایم پی اے کو ایک دخالت کر کے دیا جائے اور اس دخالت کو کوئی نہ مانے۔ کیونکہ معذور کن جب ورثہ تھا۔ مجھے ذہانی سال میں جتنی ملازمتیں تھیں میرا ایک بھی آدمی نہیں تھا۔ سب دخالت میرے جیب میں پڑے ہیں۔ دستخطوں کا سلسلہ بھی سب سے پہلے مولانا صاحب نے شروع کیا تھا۔ میرے طبقے میں چالیس ۲۰ آدمی لگائے ہیں مجھے آج تک پہ نہیں کون لگا ہے۔ چلیں مولانا صاحب چیبیر میں چلتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ حساب کریں گے۔

مولوی امیر زمان۔ جناب اسپیکر میں ایک ایم پی اے ہوں اور ایک حلتے کا نقشبند ہوں۔ میرے ساتھ اس طرح کامیاب کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ میرا استحقاق نہیں۔ استحقاق تیسی ہے۔ کہ کسی کو ایک مرتبہ یہ کہے کہ یہ آپ کا حق ہے بعد میں اس کو روک دے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلٹھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر مولانا صاحب ہمار فرمائے کہ مختلف حکوموں میں حزب اختلاف کے ممبروں کی یکسر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ تو میں مولانا صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ جب مولانا صاحب خود وزیر تھے تو اس نے پورے گمراں ڈویژن اور خضدار ڈویژن کے جتنے بھی پوشیں تھے ان سب پر اپنے طبقے کے لوگوں کو بھرتی کیا۔ ڈاکٹر الک اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں اگر ان کی سفارش سے کوئی آدمی بھرتی کی گئی ہے تو وہ اس قلوپ پر وضاحت کریں کیونکہ اگر ہم ہات کرتے ہیں تو کہتے ہیں وہ حزب القدار سے ہیں۔ کیوں کہ گمراں کے فریب بیلداروں کے پوشیں مولانا صاحب نے اپنے طبقے میں شفت کی۔ اور اسمبلی میں یہ سوال ہوا تھا اور انکار ڈیں موجود ہے۔ دوسری جانب مولانا صاحب سب سے نیا وہ ہد رہا گمراں کے حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۲۹

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کام اسلام صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ہمیں آپس میں لڑائے کی کوشش نہ کریں۔ اگر محرز رکن نے میرا کوئی آرڈر نکال دیا تو قصوردار ہوں یہ گورنمنٹ نے ایڈھاک پر بھرپار کی ہیں جب کہ پریم کورٹ نے ایڈھاک بھرپار پر پابندی عائد کی میرے ساتھ عدالت کی کالی موجود ہے۔ انہوں نے خود تو ہیں عدالت کی ہے۔ مداخلت کی میرے ساتھ عدالت کی کالی موجود ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر محنت و افرادی قوت) - پرانگ آف آرڈر جناب اپنے کر۔

جناب ڈپٹی اپنے کر۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر محنت و افرادی قوت) - جناب اپنے کام کیا

- ۴ -

Are we talking about development or employment.

آج پھر اسی طرح ایک تحریک آئی ہے جو وہ حصول میں ہے۔ شروع میں ترقیاتی ایکسیوں اور دسرے حصے میں ملازمتوں کے بات۔ یہ کیسے تحریک ہن سکتے ہیں۔ تحریک کو یا تو ترقیاتی ایکسیوں کے ہارے تحریک پیش کرنی چاہیے تھا میں ملازمتوں کے ہارے میں۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کام صاحب کا تحریک پیش کرنا ہوں گا اگر اس سے میرا استحقاق مجموع نہیں، وہ انہوں آپ کو دیں اب بخشنیدج عدالت کی کرسی پر ہے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر ترقیات و منصوبہ بندی) - جناب اپنے کام مولانا صاحب جب سے وزارت سے گیا اس دن سے وزانہ اسکا استحقاق مجموع ہوتا ہے۔ استحقاق رہ کیا گیا جو اتنے مجموع ہوتے۔

جناب ڈپٹی اپنے کر۔ میں کلیم اللہ صاحبہ۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) - جناب اپنے کام مولانا صاحب کے جملے تک تحریک کا تعلق ہے وہ وہ حصول پر مشتمل ہے۔ ایک رکن ایک دن ایک تحریک استحقاق پیش کر سکتا ہے لیکن آج پھر انہوں نے وہ تحریکوں کو اکٹھا کیا ہے اس کے باوجود ہم

لے اسے نظر انداز کیا۔ جہاں تک تحریک اتحاقیت کے پڑھے ہے اسے فذاز کے ہارے میں وہ ہو گیا مسئلہ ختم۔ اتحاقیت کی بات نہیں۔ ہمدرد سرے حصے کے ہارے میں میں مولانا صاحب کو یاد دلا تاہوں جب مولانا صاحب دو سال وزیر رہے اس وقت اس نے ایک سے لے کر گردید سترہ، اتک خوب لگاتے رہے۔ اور خوب مل کھول کر لگاتے رہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنیکر معزز رکن۔ میر اتحاقیت اور مجموع کر رہے ہیں۔ وہ ثبوت لائے اور ثابت کریں۔ اور اس طرح ثابت کریں جس طرح میں نے ثبوت لایا ہے۔ رہا دوسری بات جعفر خان نے کہا کہ جب سے گورنمنٹ سے لکھا ہے روز اس کا اتحاقیت مجموع ہوتا ہے۔ اس وقت جب ہم حکومت میں تھے۔ ہم نے اتحاقیت لایا تھا۔ آپ کے خان صاحب کے چیف منشی کے خلاف جب اتحاقیت کا مسئلہ آجاتا ہے ہر وقت ہم نے ذکر مقابلہ کیا۔

میر باز محمد خان کیہتران (وزیر ماخولیات) - جناب اپنیکر مولانا صاحب نے مساوائے پچاس (۵۰) بیلڈ اردن کے اور کوئی بھر تیان نہیں کی ہیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنیکر پچاس (۵۰) ملازوں کی بات نہیں۔ میرے مجھے نے جتنے بھر تیان کی ہے وہ سارے ثبوت میرے سامنے پیش کریں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر ترقیات و منصوبہ بندی) - جناب اپنیکر میں بھیت وزیر یہ کوئی رہتا ہوں کہ مولانا صاحب نے میرے حلقوں میں اپنی صوابیدہ سے بور لکایا ہے۔ اگر ثبوت چاہئے تو میں پیش کر سکتا ہوں۔ اثناء اللہ ہر جگہ سے ثبوت پیش ہوں گے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوج - جناب اپنیکر میرے خیال میں اس مسئلے کو سمجھ دیں۔ خواہ خواہ سکرار کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں مولانا صاحب جو کہہ رہا ہے وہ صحیح ہے۔ پر یہ کوئی کافی نہ ہے۔ اس میں تمام اعلوی باؤی پر دنشنل باؤی ذغیرہ کو ڈائریکشن directions بیجے ہیں کہ کسی بھی پوست کو proper advertising پر اپر ای تائز کیا جائے یا ان کو پر اپر proper قارم میں لے جائے ایڈیٹر ایڈ ایڈ پر نہیں کر سکتے نیک جس طرح اسلام پر بنجو صاحب نے کہا کہ مولانا صاحب کری پر تھوک کے حساب بھر تیان کیں آج اسلام

صاحب اور دوسرے وزراء کرام رہا کہ بھرپور کر رہے ہیں یا ڈاکٹر کلیم اللہ بھرتی کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس اسی طرف سے کوئی پیانہ ہونا چاہیے۔ کہ آپ کس پیانے کے دریے رنگ دلمٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر صاحب پا اسی طرف ہے یہاں پہنچنے والوں کے مطابق ہوتی ہے اگر کسی ملازمت میں کوئی کوتاہی ہوتی ہے کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے تو لیکن اور لیکن تک تحریک اتحاق کا تعلق ہے اسی موضوع پر ۲۱ مارچ کو تحریک التواع نمبر ۶ پیش ہوئی تھی اور آج جو اتحاق پیش ہوئی ہے اسی میلا جائے گیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب اس سے پہلے کہ آپ رونگ دے دیں مجھے وضاحت کے لئے چھوڑ دیں اس کے بعد اگر آپ نے کوئی سوال کرنا تھا مولانا صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب اس کو یہاں رہنے دیں مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - اس کا دوسرا حصہ ملازمتوں کا ہم بالکل مانتے ہیں ہم نے محسوس کیا ہے کہ اس طرح پہلے ہوتا رہا ہے لیکن جب ہم اسی طرف میں آئے اس وقت ہم نے کابینہ میں یہ فیصلہ کیا جب مولانا صاحب چلے گئے اس کے بعد مولانا صاحب کے کرسیوں پر بیٹھ کر ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ گریڈ ۲۶ اور گریڈ ۲۷ کوئی بھی وزیر اپنی طرف سے اپاٹھٹ پیش کر سکے گا اور اس کو پہلک سروس کمیشن کے پاس بیٹھ دیا جائے گا اس کے بعد جب سے یہ فیصلہ ہوا ہے میرے خیال میں صرف ایک آدم کے ہاتھ قائم کیسے پہلک سروس کمیشن میں ریٹائر کیا جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ ایک سے لے کر پہنچ رہا تک اس وقت وزیروں کے صوابیدہ پر تھے لیکن جب ہائی کورٹ کی طرف سے آرڈر ہے کہ یہ بھی ایڈورنائز کی جائے اس پر پھر کابینہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک سے لے کر پہنچ رہا تک اس کو اخباروں میں دیں گے اور پھر متعلق وزارت کی کمیشن ہوگی اور کمیشن میں اس کے ائزوویں ہوں گے اور ائزوویو کے بعد کسی کو لیا جائے گا اب آپ روزانہ اخبارات میں دیکھ رہے ہیں کہ مجھے

کی طرف سے یہ شروع ہوا صرف ایک آدمی کیس کے اگر وہ کسی نے کر لیا ہو اس پر سختی سے عمل ہو رہا ہے کیونکہ ہر ایک آدمی ایک دوسرے کے مچھلے کو دیکھ رہا ہے کہ فلاں نے کیا کیا اور فلاں نے کیا کیا اور ہم سختی سے اس کے دوش لے رہے ہیں ایک سے پندرہ تک اخبارات میں دیا جاتا ہے اب جو چند دن ہوئے اس سے پہلے ۲۶ اور کام کے مثال آپ تھادیں اور یہ سب مولانا صاحبان کے جانے کے بعد ہوئے ہیں اور مولانا صاحب نے دو سال میں خوب فائدہ اٹھایا (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر صاحب آپ ذرا بیٹھئے ہی مولانا باری صاحب

مولانا عبد الباری - جناب اسپیکر صاحب ڈاکٹر صاحب نے جو بات کی کہ نئی کمیٹی کے بعد کوئی ایسی بے قاعدگی نہیں ہوئی ہے تو جناب اسپیکر صاحب میں اس قلوپر دکھا سکتا ہوں کہ نئے وزیر صاحب انجو کیشن کامے یا ۲۰ آرڈر ایڈوانس انسوں نے ٹیچروں کے بارے میں سمجھائے ہیں وہاں پڑے ہوئے ہیں پیشین میں، اور پیشین میں ہمارے انجو کیشن ڈپارٹمنٹ کے افراد خود کہ رہے ہیں کہ ہمارے وزیر صاحب بے قاعدگیاں کر رہے ہیں اور دوسرا بات یہ ہے کہ یہاں سے جو ہمارے روپنیو ڈپارٹمنٹ جو ہے یہاں سے کلک سمجھوتے ہیں یہاں سے استثنہ سمجھوتے ہیں یہ بے قاعدگیاں ہو رہی ہے شاید ڈاکٹر صاحب کو پتہ نہیں ہے میں سامنہ ایڈوانس آرڈر دکھا سکتا ہوں جو باہر کے لوگ لا رہے ہیں ترتیب سے وہاں پیشین سمجھوار ہے ہیں کون اس سے چشم پوشی کر سکتا ہے

ڈاکٹر عبد المالک - جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں مجھے ایک پاؤٹ کی وضاحت کرنے دیں وہ یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے کما بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم ۷۸ سے اوپر پہلے سروس کمیشن کو سمجھ رہے ہیں اور پھر اس میں جو بورڈ بنائے گئے لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی اکادمک اوقاعات ہو رہے ہیں فرض کریں جیسا مولوی صاحب نے ایک مثال دی ایک مثال میں وہاں کہ ایس، ایڈ، جی، اے، ڈی میں حال ہی میں سامنہ کے قریب اپو انٹھمنٹ ہوئے ہیں اس میں کلینر کٹ روڑ آف بزنس میں بھی ہے کہ وہاں ایک ریجنل کوئٹہ ہوتا ہے اس ریجنل کوئٹے میں مکران سے میں علی الاعلان یہ کہتا ہوں کہ اسے ایک آدمی بھی نہیں لگایا ہے یہ شاید انہی اکادمک میں

آیا ہے میں نہیں کہ سکتا جناب اپنے صاحب میں اس کو پھر درستا ہوں کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ وزراء صاحبان پر یہ کورٹ کی اس پالیسی کو ایمپلمنٹ Implement کر رہے ہیں اور اس کو ہر ایک کے لئے اپن کریں کیونکہ ہمیں دو سال میں ایک پوٹ بھی نہیں ملا ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب مولوی امیر زمان صاحب آپ دونوں تشریف، سمجھیں میں رونگ دے رہا ہوں جماں تک مولانا صاحب کے تحریک التواء اتحاق نمبر ۹ کا تعلق ہے اس نے پہلے بھی اس سے ملے جلے تحریک التواء ۲۰۱۴ کو پیش ہوئی تھیں اس میں ایک توجیہ کہ حالیہ پذیر واقع نہیں اور پھر دوسرا یہ کہ اس میں کئی موضوعات لائے گئے ہیں اور اس واقع میں کئی ایک چیز کی نشاندہی نہیں کی گئی لہذا یہ تحریک اتحاق نہیں بناتا تو اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر صاحب ہم آپ کے مشکور ہے کہ ہماری اتنی اسکیمات ہم نے پیش کر دیں اور آپ نے خلاف ضابطہ قرار دے دیا تو آپ کو یہ ایوان کے وزراء مبارک ہوں ہم واک آوث کرتے ہیں

مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر صاحب یہ اتنی بے انصافی ہو رہی ہے کہ ہمارے ضلع پیشین میں ایک معلم القرآن کو نکال کر بیان سے کسی اور کو لگایا کلی سیمیزی میں
جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب اس پر کافی بحث ہوگی (شور)
تحریک نمبر ۹ ڈاکٹر عبد المالک

ڈاکٹر عبد المالک - جناب میری تحریک اتحاق بھی ہے اور اپوزیشن واک آوث کر رہی ہے میرے خیال میں واک آوث ہی کر جاؤں بعد میں آپ مجھے نامہ دے دیں (اس مرحلہ پر کورم ٹوٹ گیا)

جناب ڈپٹی اسپیکر - یہ نہیں ہو سکتا اگر آپ چلے جاتے ہیں
نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب ایوان کا کورم ٹوٹ چکا

جناب ڈپٹی اسپیکر - پانچ منٹ انتظار کرتے ہیں۔ (اس دوران کو رم پورا ہو گیا)

جناب ڈپٹی اسپیکر - کورم میرے خیال میں پورا ہو گیا ہے ڈاکٹر مالک صاحب تحریک اتحاقان نمبرہ اپیش کریں

ڈاکٹر عبد المالک - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے۔ میں تحریک اتحاقان پیش کرتا ہوں کہ میں نے بلوچستان میں مادری زبانوں کو ذریعہ تعلیم ہنانے کے لئے جو قرارداد پیش کی تھی اس کو آج شامل کارروائی نہیں کیا گیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم قومی مسئلہ ہے اور اس پر بحث نہ کرنے سے میرے اور اس ایوان کا اتحاقان محروم ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - تحریک اتحاقان یہ ہے کہ جو پیش کی گئی میں تحریک اتحاقان پیش کرتا ہوں کہ میں نے بلوچستان میں مادری زبانوں کو ذریعہ تعلیم ہنانے کے لئے جو قرارداد پیش کی تھی اس کو آج شامل کارروائی نہیں کیا گیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم قومی مسئلہ ہے اور اس پر بحث نہ کرنے سے میرے اور اس ایوان کا اتحاقان محروم ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر عبد المالک صاحب اس کی ایڈ میز الہامی پر اگر آپ کچھ بولیں۔

ڈاکٹر عبد المالک - میں اس پر اتنا عرض کرں کہ یہ ایک فیصلہ تھا اسپیکر صاحب جو پچھلی حکومت نے کیا ہے کہ پرانی کی سطح تک مادری زبانوں میں تعلیم دی جائے گی اور اس فیصلے کو یہاں کے ماہر تعلیم ماہر لسانیات اور یہاں کے ہر باشور شخص۔ ابیر شیٹ appreciate discontinue کی اب یہ سننے میں آ رہا ہے کہ موجودہ حکومت نے اس پلے ن کو اسکنٹھنڈو کی ہے۔ اب یہ واضح نہیں ہے اس لئے میں نے اس اہم مسئلے کو بجائے اس کے کہ ہم یوں کسی کے پاس جائیں اس ایوان میں ہم نے لا یا کل اس پر بحث کی جائے کہ آیا یہ مسئلہ اسی طرح مادری

زبانوں میں تعلیم دی جا رہی تھی وہ اس طرح برقرار رہے کہ خیں کیونکہ ہمارے نئے میں یہ آیا ہے کہ وہاں پر جو بکس انہوں نے چھپائی ہیں ان کو بھی ختم کیا گیا ہے۔ تو کہیں بیانی تھی وہ کہیں بھی In effective آئین کے حوالے سے کہ مادری زبانوں کے حوالے سے مادی زبانوں ذریعہ تعلیم میں لا آئیں لذا میرا اس ایوان اور اسیکر صاحب سے گزارش ہے کہ اس اہم مسئلے پر آپ ہات کریں اور ہمیں اعتقادیں لیں کہ ریل real پوزیشن کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - جناب اسیکر صاحب میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور حقیقت میں یہ مسئلہ بہت ہی احساس اور قوی اہمیت کا حال مسئلہ ہے اور واقعہ ہوا یہ ہے کہ قوی اسیبلی میں ہماری اطلاع کے مطابق کہ تمام صوبوں کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ آپ اپنے صوبوں میں ضرورت کے مطابق قوی زبانوں کو راجح کریں اس کے مطابق اس سے پہلی اسیبلی ۸۹ء میں اس پر اسیبلی میں میرے خیال میں ایک تحریک پیش کی جو منظور ہو گئی تھی پھر اس تحریک کے بعد اسی تحریک کو ایک سلیکشن کمیٹی کے حوالے کیا گیا تھا وہ سلیکشن کمیٹی اس پر بیٹھی ہلکہ اسے قانونی ٹکل دینے میں مصروف تھی کہ وہ اسیبلی نوٹ گئی اور بعد میں محقق تعلیم نے اس کا بینہ کی ایک سری پر عمل کرتے ہوئے تمام اسکولوں میں یہ نظام راجح کیا جو تین سال تک چلا رہا اب ایسے لڑکے ہیں جو دو سال یہ پڑھ پچکے ہیں اب تیسرا جماعت میں ۴۷ء ہیں اب سنایہ ہے کہ انہوں نے سب کتابیں بند کی ہیں ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ دو تین سال لڑکوں کو پڑھا کر کے وہ لڑکے اب کیا کریں گے اب ایک لڑکا تیسرا جماعت میں سے دو سال وہ پڑھ پچکا ہے اپنی اس زبان میں اس کے لئے اب کوئی کتاب نہیں ہے اور محقق تعلیم نے یہ آرڈر کیا ہے کہ تمام کتابیں ہو زیر طباعت ہیں یا مکمل ہو چکے ہیں اس کو بند کیا جائے ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ اس پر بہت ہی نیازدار رقم ملین ہلکہ کروڑوں کے حساب سے اس پر روپے خرچ ہوئے ہیں اور اب یہ ایک وزیر سی وجہ کے ایک دم انہوں نے تمام کو رسماً اٹاپ کر دیئے ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ یہ کس بناء پر آیا اس بناء پر کہ اس

اسیلی میں پہلے ایک قرارداد باز کھمتران نے پیش کی تھی میرے خیال میں وہ قرارداد ۱۹۹۲ء کو جناب اپنے میں آپ کی توجہ۔

مسٹر سید احمد ہاشمی (وزیر) - (پرانگٹ آف آرڈر) اس پر ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب جو باتیں کر رہے ہیں اس کا جواب کون دے گا یہ کس سے جواب چاہتے ہیں۔ یہ وزیر قانون و پارلیمنٹ امور ہیں اب ان کی باتوں کا جواب کون دے گا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ - ان کا جواب محکمہ تعلیم دے گا۔

مولوی امیر زمان - وہ عمرو پر گیا ہے جو پر گیا ہے پھر جواب کون دے گا۔ (شور)

حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیر) - (پرانگٹ آف آرڈر) بہت افسوس کی بات ہے کہ ہمیں پتہ نہیں چل رہا ہے کہ اپوزیشن کون سا ہے اقتدار کون سا ہے فیصلے کون کرتے ہیں اور یہ کس نے کیسیل کیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی تک یہ پتہ نہیں ہے یہ مسئلہ ہمارے اسیلی کا نہیں ہے۔ کہ آپ نے کیا کیا ہو گایا کابینٹ Cabinet میں ہوتا ہے۔ (شور)

ڈاکٹر کلیم اللہ - حاجی محمد شاہ صاحب آپ پہلے میری وضاحت کو نہیں اگر آپ کو سمجھ نہیں آئے۔

حاجی محمد شاہ مردانزی - جناب یہ ہم نے کیا آپ نے کیا اور کس نے کیا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی محمد شاہ صاحب ہمی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - یہ محکمہ تعلیم کے غلط نوٹیفیکیشن کی وجہ سے ہوا ہے ان کو بھی سمجھ نہیں آیا ہے قرارداد ہم لوگوں نے پاس کی تھی ۱۹۹۲ء اس میں صرف یہ بات کی گئی تھی ماہر تعلیم جو ہے وہ میئنے کے اندر رپورٹ پیش کریں۔ اب چونکہ قوی مسئلہ ہے جس میں ہم سب برابر کے انوالو Involve ہیں جاہے جیسا کہ ہم اپوزیشن ہوں یہ ہمارے سب گروں کا مسئلہ ہے لہذا اگر کوئی ایسی بات ہو گی کہ محکمہ نے اس میں غلطی کی ہے یا پڑھنے اور سمجھنے میں غلطی کی ہے تو اس غلطی کو ایک دم دور کرنی چاہیے۔ کیونکہ بچے اسکوں میں داخل

ہو گئے ہیں اور وہ بچے اب انتظار میں ہیں کہ ہم کیا کریں۔ دو سال تک انہوں نے پڑھائی کی ہے اب تیرے سال کے لیے تیسری جماعت کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے تو لذت اہم چاہتے ہیں کہ قرارداد کی شکل میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ کو ٹائم دے دیں گے۔

مولوی امیر زمان - پرانگٹ آف آرڈر جناب اسپیکر ڈائرنر صاحب اگر ایک بات کی وضاحت کر دیں کہ میرزا ز کمہتوان صاحب کی جو قرارداد تھی وہ کس نوعیت کا تھا اور وہ اس بات کا خلاف تھا کہ قوی زبان میں تعلیم نہیں دینی چاہیے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ - وہ اس طرح تھا کہ بعض اسکولوں میں یہ مشکلات پیش آ رہی تھی۔

مولوی امیر زمان - انہوں نے کہا تھا کہ اس طرح نہیں ہونی چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا امیر زمان صاحب آپ کو ٹائم دے دیں گے۔ مولانا ہاری صاحب آپ ذرا اصرہ ان کریں ڈاکٹر ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ - مجھے وضاحت کرنے دیں

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ - پھر آپ اس پر سوال کریں بحث و مباحثہ کے لیے اس میں سوال تھا جو ہم لوگوں نے یہ کیا تھا بعض اسکولوں میں ایسے ہیں جس میں ملی آبادی ہے ان اسکولوں کے متعلق ہم نے ہدہ کہا تھا کہ وہ اسکول جس میں ملی جلی آبادی ہے اس اسکول میں آپ اس کو اختیاری مضمون قرار دیں باقی جو صاف اسکول ہیں جس جس علاقے اس میں اپنی مادری زبان میں تعلیم جاری رکھنی چاہیے۔ یہ پاکستان کی پالیسی ہے تمام سندھ میں آپ دیکھیں کہ انہوں نے پوسٹ گریجویٹ تک اپنی زبان میں تعلیم اور میڈیا شروع کی ہے۔ اور یہاں پر تو صرف دو اسکولوں کے لیے کوئی میں یا سبھی میں ایک دو تین ایسے اسکول ہیں جس میں ملی جلی آبادی ہے وہ تین اسکولوں کے لیے آپ نے تمام بلوچستان کا مسئلہ فتح کر دیا ہے۔ تو کوئی طریقہ نہیں ہے ہم جیسے پر ہوں یا اپنے ہتھ میں ہم بالکل اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور تمام اسلامی ممبران سے احتجاج کرتے ہیں۔

میر باز محمد کیہتران (وزیر) - اس پر یہ پوچھت آف آرڈر بتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اس پر تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے محترم ہیں ان کے لیے بھی کمیٹ کورم Cabinet quorum میں کر سکتا ہے۔ وہ ممبر ہے کابینٹ کے اس کو وہ اٹھائیں کابینٹ میں میری قرارداد کا جو حوالہ دے رہا ہے۔ سر میں پسلے بھی ایک قرارداد پیش کی تھی میں اب بھی اس پر قائم ہوں کہ میرے علاقوں کو اس سے ایک رسیٹ کرایا جائے۔ ہاشمی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر وہ کہیں کہ کونڈ میں مجاریٰ پنجابی بچوں کی ہے تو یہاں پر پنجابی بچوں کو بھی حق دیا جائے۔ ان کو بھی تمیں سال کے بکس دیئے جائیں ان کے لیے بھی نیچر ٹرین کی جائیں اس کے بعد بچوں کو پڑھایا جائے آج کو مردم بھی پورا نہیں ہے پھر سی۔

ڈاکٹر کلیم اللہ - باز صاحب اس میں مسئلہ ہے کہ آپ وہ بات سنیں جو میں کہنا چاہتا ہوں۔

حاجی محمد شاہ مردانزی - یہ تحریک آپ نے بحث کے لیے منظور کر دی ہے؟ جو تمنیں تین آدمی کھڑے ہیں۔ اگر اب تحریک بحث کے لیے منظور کر لیں گے۔ تو پھر واری واری بحث کریں گے۔ ورنہ اس سے کیا فائدہ تین آدمی کھڑے ہیں وہ ناکی کا بات سنتا ہے نہ کسی کو سمجھ آتا ہے۔ (شور)

ڈاکٹر کلیم اللہ - میری بات سننے کیونکہ بچپنی اس بیلی میں یہ بحث و مباحثہ ہوا تھا اور اس اس بیلی کا کوئی وہ پیش نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبد المالک - اس کی وضاحت کرنے دیں تحریک اتحاد تو میری ہے پڑھ نہیں۔
جناب اسپیکر میں اس کی وضاحت کروں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبد المالک - میں اس کی وضاحت کر دوں تحریک اتحاق تو میری ہے
تقریباً..... (داخلت)

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب - ڈاکٹر صاحب کو منع کریں - ڈاکٹر
کلیم اللہ نے اس کی تحریک اتحاق کہا جیک کریں ہے وہ اسے داہم کر دیں -

ڈاکٹر عبد المالک - یقیناً اس میں میری اور ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کی منزلیں ک ایک
ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری مادری زبان بڑے ان کو دست ہو - اور آپ میں اور ہم میں یہ فرق
ہے کیونکہ آپ ایجمنس کالج کی پیداوار ہیں اور ہم لوگ ایک ہیں چاہے میں یہاں ہوں اور کلیم
الله صاحب وہاں ہوں ہماری opinion ایک ہے -

لٹھ

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اسپیکر - اس ایشور پر ڈاکٹر صاحب نے اس
اسہلی کے قلوپ پر بھی میری لفظی تھی برا ذائقہ لگ ہوا - میں سمجھتا ہوں یہ ایشور بست اہم ہے
لیکن میں انہیں یاد کرتا ہوں جہاں ہم اس مائیک پر اس قلوپ پر ہم بول رہے ہیں اپنے خیالات اور
ایشور کو ہم سمجھتے ہیں ان کی اپنی من کی سوچ اور اندر کی سوچ جتنیست ہوتی ہے وہ میں سمجھتا ہوں
کبھی کبھی باہر لانی چاہیے - مگر افسوس کی بات ہے کہ "باہر سے کتنی دور ہے اندر کا آدمی" اور ڈاکٹر
صاحب کو اپنے دوست کو میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ایشور کبینٹ میں آیا تھا اس پر غور ہوا تھا پھر
کبینٹ کی ایک سب کمیٹی بنی تھی اور شاید سب کمیٹی بنی تھی اور شاید سب کمیٹی نے اس ایشور پر
اب تک اپنی رپورٹ پیش نہیں کی ہے اگر وہ رپورٹ آجائے گی کبینٹ کافی صلح آجائے گا اس
کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ فعلہ تبدیل کر دیا گیا ہے -

ڈاکٹر عبد المالک بلوج - جناب اسپیکر صاحب یہاں ایک سوال یہ ہے کہ واقعی میں
سعید بھائی جو کہہ رہے ہیں اسپیکر صاحب آپ ذرا اس طرف توجہ دیں کہ آپ کنکلوژن
Conclusion میں تکلیف نہ ہو -

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی ڈاکٹر صاحب - جی ڈاکٹر صاحب -

ڈاکٹر عبد المالک بلوج - سعید صاحب وہ باتیں کہ رہے ہیں۔ کہ کمپنی نے نہ decision ذیسمون نہیں کیا ہے کہ ہم نے اوری زبانوں میں جو طریقہ تعلیم ادا پڑ کیا ہے اس کو ہم نے روپاں نہیں کیا ہے یا کلینرکٹ یہ کہیں کہ ہم اٹھیناں کا سائنس لیں لیکن ہماری انفارمیشن یہ ہے کہ جو کتابیں پچھائی کے لئے دی گئی تھیں وہ تمام بکس جو تقریباً کم از کم تیس لاکھ روپے کی تھیں وہ تمام کتابیں منسوخ کر دی گئی ہیں اگر سعید صاحب کا کہنا یہ ہے کہ کمپنی نے اس سلسلے میں اب تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے اس میں نہ تو ہمارا اتحاقاً محروم ہوتا ہے اور نہ ہمیں قرار داد پیش کرنے کی ضرورت نہ ہے تھیک ہے اگر ہوا ہے تو یہ چیزیں ہم اس لیے یہاں کر رہے ہیں کہ ایک چیز تین سال سے چلی آ رہی ہے ہم اس کو منسوخ کر رہے ہیں

(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر - جعفر خان صاحب آپ کو ٹائم دے دیں گے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - میرے خیال میں اس کا جواب میں دے دوں اس لیے کہ یہ تحریک اتحاقاً جو ڈاکٹر صاحب نے دی ہے چونکہ انجوکیشن سے میرا بھی تعلق تھوڑا سارا ہا میں جواب دے دوں گا۔ شاید ڈاکٹر صاحب مطمئن ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی ہاں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جواب اس کا یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ایک بڑی تقریر کی بجائے اس کے کہ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب گورنمنٹ کی طرف سے جواب دیں انہوں نے اپنی پارٹی کا کندہ نظر اس میں بیان کر دیا اور موقع سے فائدہ اٹھایا اب میں اس فلور پر اس کا جواب آپ کو دیتا ہوں۔ جناب اسپیکر۔ اس پر کمپنی کی ایک سب کمیٹی بنی تھی جس کے ممبران مختلف صاحبان تھے اس سب کمیٹی کے ایک دو میمبر ہوئی تھیں میں انجوکیشن فشر تھا۔ لیکن بعد میں میر باز خان کیہتوان نے ایک قرار داد پیش کی اس بحث ہوئی اگرچہ وہ نہ کہ نہیں ہوئی تھی تاہم اگر میں کوئی کہ اکثریت کی رائے تھی کہ تشویش کافی لوگوں کو تھی اس تشویش کو مد نظر رکھتے ہوئے انجوکیشن کے محکمہ کو ایک مالک دیا گیا کہ دو ماہ کے اندر وہ ماہرین تعلیم ایک رپورٹ پیش کریں اسیلی کو۔ آیا اس کا فیصلہ کیا تھا اس کی مشکلات کیا ہیں اور اس میں عمل درآمد

۳۲

کس طرح ہو سکتا ہے اور اس کو کس طرح ہونا چاہیے صرف تعلیمی نکتہ نظر سے الجو کیش کے نکتہ نظر سے ان کو ایک نا سک دیا گیا تھا میرے خیال میں وہ اوئیڈ awited ہے کہ بینٹ کو یہ ملنا تھا اس کے بعد فیصلہ ہونا تھا اس کے بعد اس بیلی میں آتا تھا۔ اس کا نوٹیفیکیشن ابھی تک نہیں ہوا ہے اور نہ کسی فورم پر اس کا فیصلہ ہوا ہے کہ اس کو کیا جائے۔ اس کا بیسٹ فورم best forum کہنیٹ ہے اور کہنیٹ میں ابھی تک اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے یہ ڈس کانٹینیو discontinue (مداخلت) مجھے اگر بات کرنے دی جائے مولانا امیر زمان صاحب (شور)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جناب اپیکر۔ آرڈر ہو گئے ہیں جو کتنا یہ پریس میں حصیں جو پائیں گے میں تھیں ان سب کو اسٹاپ کرو دیا گیا ہے کس کو نہیں یہ ہمارا بہت ارجمند اور ضروری مسئلہ ہے لڑکے ویٹ Wait کر رہے ہیں کہ ہم کیا پڑھیں اور محکمہ تعلیم سے آرڈر گیا ہے اور سب کو بند کر دیا ہے یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - تو میں اس حوالے سے اس بات اسٹریس کروں گا کہ جو کمیٹی میں مشرقا اور میرے دور میں یہ ہوا تھا لذ اجھے معلوم ہے میرے زمانے کی بات ہے لوگوں کو مختلف اضلاع میں مختلف حکومات آری تھیں بھائی کوئی بلوچی نہیں پڑھنا چاہتا تھا کوئی پشتون نہیں سمجھ سکتا تھا کوئی براہوی نہیں جانتا تھا اس پر الجو کیش محکمہ کو جو نا سک دیا گیا تھا ابھی تک انسوں نے پورا نہیں کیا ہے ان سے پوچھا جائے کہ ان کو جو دو صینوں کا جو نا سک دیا گیا تھا انسوں نے کیوں پورا نہیں کیا انسوں نے پورا کر کے اس بیلی کو کیوں پیش نہیں کیا ہے اس کے بعد ہی فیصلہ ہو گا اور ابھی تک کسی فورم پر بھی یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ اس کو ڈس کانٹینیو discontinue کیا جائے اگر کیا ہو گا تو الجو کیش نے کامیابی کے علم میں لائے بغیر کیا ہو گا۔

(شور)

جناب ڈپٹی اپیکر - ڈاکٹر صاحب امیر زمان صاحب کا ایک پوائنٹ ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب اپیکر صاحب۔ میں اس تحریک اتحاق کی جایت کرتا ہوں میرا مقصد یہ ہے جیسا جعفر خان نے کہا یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے باقی باتیں اس حد تک صحیح ہیں کہ میر

باز خان کیہتو ان صاحب کی قرارداد آئی پہلے۔ قرارداد تھی کتابیں چھپ گئیں رینگ ہو گئی وہ
تمکل ہو گئی ابھی کتابیں رک گئی ہیں کام بند کر دیا گیا ہے اب جو نئے ہیں وہ بھی حیران ہیں کہ
ہمارے ساتھ کیا ہو گیا۔ استاد کمال چلے گئے مادری زبان کما چلی گئی اس طرح ٹپڑ بھی پریشان ہیں نہ
اسیلی نے فیصلہ کیا ہے نہ تبقیل ڈاکٹر صاحب کا بینہ نے فیصلہ کیا ہے تو سوال یہ ہے کہ یہ فیصلہ کس
نے کیا ہے؟ وہاں پریس کوہداشت کی گئی ہے کہ یہ کتابیں روادیں اللہ امیں اس تحریک اتحاقاً کی
حایت کرتا ہوں کہ حکومت ایک فیصلہ صادر کرے پھر اس کے بعد اس طرح یہ شاید تحریک
اتھاقاً بن سکے لیکن ابھی یہ تحریک اتحاقاً نہیں ہے اس پرست خرچ ہوا ہے گورنمنٹ کا اتنا خرچ
ہوا ہے باقاعدہ اسکولوں کے لئے کتابیں چھپ گئی تھیں پھر اس کے بعد یہ کام رک گیا تو میزامقصد
یہ ہے کہ یہ تحریک اتحاقاً بن سکتی ہے یہ ایک بنیادی مسئلہ ہے اس کے لئے گورنمنٹ والے
وضاحت کریں۔ گورنمنٹ کی آپس میں جعڑ پ جعڑ خان صاحب کتنے ہیں فیصلہ نہیں ہوا ہے اور
ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کتنے ہیں فیصلہ ہو گیا ہے کیا یہوضاحت کر دیں گے کہ فیصلہ ہوا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اپنے صاحب سب ہی اس کے حق میں
ہیں کہ واقعی یہ اتحاقاً نہیں ہے اتحاقاً مجموع ہوا ہے تو زیادہ سے زیادہ ہم یہ کر سکتے ہیں کہ اس
تحریک کو اتحاقاً کمیٹی کے سپرد کر دیں ڈاکٹر صاحب یہی چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے پرویامج کمیٹی
کے سپرد کر دیا جائے (ماغلہ)

ڈاکٹر عبد المالک - Let me to continue it. میں اس کو اس طرح لے لیتا
ہوں کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ٹریوری ہنجز کی طرف قرارداد نمبر ۸۲ میں کہا گیا ہے کہ جو
پروگرام تھا اس کو دس کانٹینو discontinue نہیں کیا گیا ہے اور گورنمنٹ نے اس بنیاد پر
ڈاکٹر اسکی حد تک کوئی ایسی ڈیسیوں نہیں لی ہے اور پروگرام اس طرح جاری ہے یہ بہت خوشی
کی بات ہے۔ تاہم اگر اس دوران مشرکو بغیرہ تائے کمیٹی بغیرہ تائے کس نے سکریٹری ایجوکیشن
نے ایجوکیشن کے کسی بھی فردنے اس کو اپنی طرف سے ہیرا پھیری آرکے اس کوئی سے نکلا ہے تو
میں اپنے کمیٹی کے دوستوں کو ریکویٹ کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو پابند کریں کمیٹی کے
فیصلوں اور کمیٹی بے اب تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب تک وہ

میرزا محمد خان کیہتران (وزیر) - جناب اسپیکر میں اس پر ایک پوائنٹ وضاحت کے لیے کہہ دوں میرے خیال میں چیف مشر نے اس پر ایک ڈائریکٹیو Directive جاری کیا تھا کہ اگر کچھ اضلاع میں بکس پاپولیشن mix population ہے وہاں پر ایجوکیشن ک فیپارٹمنٹ کو اختیار ہے اسپیکر صاحب اگر ایک منٹ میری بات پر توجہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی فرمائیں۔

میرزا محمد خان کیہتران (وزیر) - جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں چیف مشر نے ایک ڈائریکٹیو Directive جاری کیا تھا کہ ان علاقوں میں جہاں تکس پاپولیشن ہے وہاں پر اگر ان ایریاز کو ایگزیمپٹ exempt کر دیا جائے ان کو پارافی لائین پر لا دیا جائے جس طرح ہمارے کچھ ایریاز ہیں اس پر ہم آج یہ کیس گے کہ باقی جو لوگ اس پر زور دیتے ہیں کہ ہمارے ایریاز میں اردو نہ پڑھائی جائے پتہ نہیں اردو نہ پڑھانے کا کہتے ہیں یا اپنی مادری زبان میں پڑھانے کا کہتے ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ ہم اس اردو میں پڑھنا چاہتے ہیں کیونکہ ہماری تکس پاپولیشن ہے وہاں پشتون بھی ہیں بلوچ بھی ہیں اور بھی بلوچوں میں مختلف قسم کی زبانیں ہمارے ایریاز میں بولی جاتی ہیں اب تک ان بیلہ میں ایک ہی زبان بلوچی ہے ہمارا اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو ہمارے ایریاز کو ایزاد از as it جیسے چیف مشر صاحب نے ایگزیمپٹ کیا ہے آپ اس کو اس طرح رکھیں۔ کیونکہ ہمارے ہاں ٹیچرز خود بلوچی والے قادرے نہیں پڑھ سکتے تو بلوچوں کو کیا خاک پڑھائیں گے چار پانچ سال ان کے ضائع ہو گئے ہیں ہم وہ کہتے ہیں ہم اردو میں پڑھنا چاہتے ہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی جعفر خان مندو خیل صاحب۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب میں اس کی تائید کرتا ہوں وہ صرف بار کھان کا ذکر کر رہے ہیں یہاں پورے بلوچستان میں ٹیچرز بلوچی، پشتون اور برہاہوی نہیں پڑھ سکتے ہیں اس طرح ہونا چاہیے جیسے پہلے ہوتا آیا تھا ان کو میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کے لیوں پر کوئی فخری آف ایجوکیشن کی طرف فیصلہ نہیں ہوا ہے اگر کوئی ایسا فیصلہ ہوا ہے تو ہو گا اور ٹوٹیں

ڈس کانٹینیو کو دیا ہوگا۔ اگر جزوی طور پر کسی ایریا کے مطالبے پر ڈس کانٹینیو discontinue کیا گیا ہو تو یہ ہر ایریا کا حق نہیں ہے لہذا اس کا واحد حل یہ ہے کہ اس کو آہشنل کر دیں کہ جو آدمی بلوچی پڑھنا چاہتا ہے بلوچی پڑھے جو بر اھوی میں پڑھنا چاہتا ہے بر اھوی پڑھے جو پشتو پڑھنا چاہتا ہے پشتو پڑھے ایسے دی کاست آف ایجوکیشن At the cost of education اس کو راجح کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میر باز خان۔

میر باز محمد خان کیہتران (وزیر) - جناب والا! اس قرارداد پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بے شک بلوچی زبان ہو پشتو ہو مگر اس سے ہمارے علاقے اس سے مستثنی قرار دیئے جائیں جیسے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے مستثنی کئے ہیں وہ چھوڑ دیں۔ تین سال ہو گئے ہیں جو ٹیکریں وہ خود قاعدہ نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ تو بچوں کو کیا خاک پڑھائیں گے چار پانچ سال ان کے ضائع ہو گئے ہیں لہذا ہم اردو میں پڑھنا چاہتے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا! میں اس بات کی تائید کرتا ہوں یہ تو صرف بارکھان کی بات کر رہے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ پورے بلوچستان میں ٹیکر را ہوئی۔ پشتو بلوچی نہیں پڑھ سکتے ہیں میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ حکومت یوں پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے مشری آف ایجوکیشن پر کوئی فیصلہ ہو کہ اس نے ٹوٹل ڈس کانٹینیو discontinue کر دیا ہے۔ اصل تو ہر علاقے پر اس کو نافذ کریں۔ مگر اس کا واحد حل یہ ہے کہ اس کو آہشنل کر دیں کہ جو آدمی بلوچی پڑھنا چاہتا ہے وہ بلوچی پڑھے جو بر اھوی پڑھنا چاہتا ہے بر اھوی پڑھے جو پشتو پڑھنا چاہتا ہے پشتو پڑھے۔ سارے ایجوکیشن میں اس کو راجح کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سعید احمد ہاشمی

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - آدھ گھنٹے سے ہم نے یہ نقطہ بی این ایم کا اور پشتو خواہ کا سن لیا ہے میری آپ سے اور اس اسمبلی سے کہنی سے درخواست ہو گئی کہ وہ ماں باپ کا نقطہ نظر بھی جانے کے ماں باپ کس ذریعہ میں اپنی اولاد کو تعلیم دئے چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر کلیم اللہ - جناب والا (پرانست آف آرڈر) میں ہاشمی صاحب کی اس بات کا

جواب رئا چاہتا ہوں کہ تمام دنیا کی ہر قوم کو یہ حق ہے بلکہ وہ ما بپ کیسے ماں باپ ہوں گے جو اپنے بچوں کو پانچویں تک اپنی مادری زبان میں کتابیں نہ پڑھوائیں جہاں تک اردو کی بات ہے تیری جماعت سے اس کے ساتھ ساتھ اردو بھی شروع ہے اور پانچویں تک پنج کرچھے اردو بھی جانتا ہے اور اپنی مادری زبان پر بھی عبور حاصل کر لیتا ہے پانچویں کے بعد پھر درس سے کورسز کے متعلق سوچا جاتا ہے کہ اس کو کیا تکلیف ہے مہماں کر کے تمام بلوچستان کے اسکولوں کو اس کی زندگی میں نہ لائیں جن اسکولوں میں کوئی کمس آبادی ہے اس کو آپشن کر دیا جائے۔ اختیار دیا جائے باقی اسکولوں کو یہی کورس اس طرح سے جاری و سامنی رکھا جائے کچھ اسکولوں کے لئے نیا طریقہ جاری کیا جائے۔ مہماں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل - میں ڈاکٹر صاحب کا مشورہ دوں گا کہ وہ کچھ دن وزیر تعلیم بھی رہیں ہاکہ ان کو ماں باپ کا احساس ہوان کا کتنا لعن طعن سننا پڑتا ہے کہ آپ نے ہمارے بچوں کو اپنی زبان کی تربیت کے لئے وقف کر دیا ہے سب سے پہلے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس ایوان میں رائے شماری کر لیں کہ لتنے اسکولوں کے پنج انگریزی تعلیم میں پڑھتے ہیں یا انگریزی زبان سمجھتے ہیں یہ ٹوائیسی باتیں ہیں پبلک کے لئے۔ پبلک کے لئے اور بات ہے اپنے بچے کے لئے دوسری پرائیٹی priority ہے غریب کے بچے کے لئے زبان وقف کر دی ہے اپنے بچے کے لئے انگریزی رکھ دی ہے ہاکہ وہ کل سی ایس ایس کا بھی امتحان دے۔ ڈاکٹر بنے۔ ایوان میں بیٹھے ہوئے اراکین کے پنج کس میڈیم میں اور اسکول میں پڑھ رہے ہیں آپ ان کے بچوں کو دیکھیں جن کی آواز ادھر تک نہیں پہنچ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی محمد شاہ۔

حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر) - جناب والا! میں ڈاکٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ غریب لوگوں کے بچوں کو زندہ نہیں دیکھنا چاہتا ہے کس لئے کہ ڈاکٹر صاحب کے اپنے بچے گرامر اسکول میں داخل ہیں اگر ڈاکٹر صاحب کو پشتو کے ساتھ اتنا محبت ہے تو اس نے کیوں اپنے بچوں کو پشتو اسکول میں داخل نہیں کیا ہے۔ پشتو تو کیا اردو بھی چھوڑ کر اور چھلا گک لگا دیا ہے۔ انگریزی کے پاس چلا گیا ہے ہمارے غریب لوگوں کے بچوں کو مروانا چاہتا ہے جو وہاں ہمارے کلی

میں گرامرسکول نہیں ہے وہاں پر ہمارے تحصیل میں گرامرسکول نہیں ہے تو اور دو میڈیم میں پڑھ رہے ہیں اگر یہ پشتو میں ہو گیا تو ڈاکٹر صاحب جیت گیا کیونکہ وہ کوئی نہ میں ہے اور ہم کلی میں ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ - یہ نہیں ہے کہ ہم کوئی نہ میں ہیں ہم گاؤں میں بھی رہتے ہیں اسی اسکول میں پڑھتے ہیں دو بچوں کو اگر ہم نے دوسرے میڈیم میں داخل کیا ان کو پشتو بھی پڑھاتے ہیں یہ ہر ایک قوم کا حق ہے کہ وہ اپنی زبان میں بچوں کو پڑھائیں اور دوسری جو انگریزی لینگوچ ہے انگریش لینگوچ ہے۔ میرے خیال میں ہر ایک کی خواہش ہے کہ اس میں بھی پڑھائے اردو پاکستان کی قومی زبان ہے وہ بھی یہاں تیری جماعت سے شروع ہے۔ تو لہذا اس میں کوئی بھی مداخلت یا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہوتا ہے سب کو اپنی زبان میں گھر میں اسکول میں پڑھانی چاہئے جو قانون نافذ کیا گیا ہے جو اس کے لیے اب آرڈر پاس ہوا ہے مریانی کر کے بلوچستان کے تمام اسکول کو اس سے محروم نہ کرے۔

جناب ڈی پی ایسیکر - مولانا امیر زمان۔

مولانا امیر زمان - جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مادری زبان میں تعلیم ہو یا نہ ہو ہم تو یقیناً مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کی حاجیت کرتے ہیں کہ تعلیم مادری زبان میں ہو رہا یہ بات حکومت کا آپس میں جھگڑا ہے آپ ان سے ذرا پوچھ لیں کیا عدالت کرنا چاہتے ہیں یا شریعت کا فیصلہ ان کو منظور ہے۔ اگر شریعت کرنا چاہتے ہیں تو دونوں درخواست لکھ کر مولانا باری صاحب کو دے دیں وہ شریعت کے مطابق فیصلہ کر دیں گے اگر حکومت کوونا چاہتے ہیں تو دونوں آپ کو درخواست لکھ کر دے آپ ان کا فیصلہ کر لیں مسئلہ اس طرح ہے حکومت کا آپس کا جھگڑا ہے اور آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان کا فیصلہ کر دیں۔

حاجی محمد شاہ مردانی - ہم فیصلہ کسی عالم سے کرائیں گے مولانا باری تو عالم نہیں ہے۔ عالم کے پاس یہ فیصلہ کریں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب والا یہ کہتے ہیں کہ دوسروں کے بچے عام اسکولوں میں پڑھیں اور مولانا صاحب کے اپنے بچے انگریزی اسکولوں میں پڑھتے ہیں۔ مولانا شیرانی

کا پچہ کدھر پڑھ رہا ہے اسلام آباد کے اسکول میں پڑھ رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر عبد المالک

ڈاکٹر عبد المالک - جناب والا! ہم بجائے اس کے ایک دوسرے پر پرستی انیک کریں بہتری ہے، ہم اس مسئلہ کی جانب جائیں وہ اس طرح ہے کہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بلوجی اور پشتو کو ہم نے کبھی پڑھاہی نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ اردو میں جو ۲۰ سال گزارا ہے۔ اور اس کو پڑھا ہے۔ نہیں اس میں قابل بننا چاہئے تھا۔ بد قسمتی سے یہ نہیں ہے کہ ہم جو مسئلہ یہاں پیش کر رہے ہیں وہ اس کو سمجھ بھی نہیں رہے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو کوئی انگریزی بولتا ہے وہ بڑا پڑھا لکھا ہے عالم ہے ایسا نہیں ہے۔ علم کے لیے سب دنیا کے ماہر لسانیات تحقیق ہے کہ یہ سب کے لیے ہو

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی محمد شاہ مردان زئی

حاجی محمد شاہ مردان زئی - جناب والا یا تو آپ اس تحریک کو باقاعدہ بحث کے لیے منظور کر لیں تاکہ ہم اس پر بحث کریں۔ ہم اس کو بتا دیں کہ ہم کیا کہنا چاہتے ہیں اس کا مقصد کیا ہے میں اس پوری پالیسی کی بات کر سکتا ہوں اور پورا پروگرام بتا سکتا ہوں کہ بی این ایم کے نیا پروگرام ہیں کیا کرنا چاہتے ہیں اور پشتوں خواہ کا کیا پروگرام ہے کیا کرنا چاہتے ہے۔

جناب والا آپ نے اس پر ایک گھنٹہ بحث کی ہے نہ اس کو منظور کرایا نہ نامنظور کرایا یا تو اس کی منظور کرو تاکہ ہماری بھی باری آجائے ہم بھی بحث کریں۔ یا اس کو نامنظور کرو ہماری جان چھوٹ جائے یا اس کو سکھنی کے پاس سمجھو آپ ایک گھنٹہ سے کیا کر رہے ہیں اگر آپ اس کو منظور کرتے ہیں ہم اس پر باقاعدہ بحث کرنا چاہتے ہیں باقی مسئلے بھی ہے ہم ان پر بحث کرنا چاہتے ہیں کافی تحریک ہے اور بھی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا امیر زمان صاحب آپ کی بات ہو گئی ہے۔ نشی محمد-

مسٹر نشی محمد - جناب والا! میں اس کی حمایت کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ اس قسم کی تحریک پلے بھی پیش ہوئی تھی آج آپ اس پر رائے شماری کریں۔ کہ کون

آدمی اپنی مادری زبان سے بیزار ہے اور کس کو محبت ہے۔ پھر یہاں صرف بلوچی زبان نہیں ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ بات پیش کی تھی کہ اپنی مادری زبان میں تعلیم ہو یعنی جوان کی زبان میں ہو میں اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - فیصلہ تحریک اتحاد نمبر ۸ جماں تک تحریک اتحاد کا تعلق ہے یہ پہلے بھی قرارداد کی شکل میں یہ باز خان کمہتران نے بھی لایا تھا اور وہاں پر اس وقت بھی یہ فیصلہ ہوا تھا جیسا کہ جعفر خان صاحب نے کہا تھا کہ دو ماہ کے لیے ملکہ تعلیم کو سپرد کر دیے گئے لیکن ابھی تک ملکہ تعلیم نے روپورٹ نہیں دی ہے تو ہم ملکہ تعلیم کو بدایت کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد وہ اپنی روپورٹ پیش کر دے اس تحریک اتحاد کو اتحاد کمیٹی کے حوالے کر دیں گے اس وقت بھی یہ فیصلہ ابھی تک نہیں ہوئے ہیں اس کو Continue کر دے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب قرارداد نمبر ۸۳ پیش کریں۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بھلی، پانی، آپاشی، آب نوشی، گیس، جنگلات اور معدنیات سے پوری طرح استفادہ کرنے کے لیے یہ وسائل صوبہ کے عوام کے اختیار میں دے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بھلی، پانی، آپاشی، آب نوشی، گیس، جنگلات اور معدنیات سے پوری طرح استفادہ کرنے کے لیے یہ وسائل صوبہ کے عوام کے اختیار میں دے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد کے بارے میں مولانا صاحب اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

میر محمد اسلام بزنجو (وزیر) - جناب والا! میں مولانا صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور یہ میں ایک ترمیم پیش کرتا ہوں کہ اگر اس میں ہم یہ لکھیں بجائے بھلی پانی آب نوشی، گیس جنگلات اور معدنیات سے پوری طرح استفادہ کی بجائے ہم یہ کہیں کہ جو صوبائی خود

مختاری ہے وہ صوبہ کو دی جائے۔

مولانا امیر زمان - یہی ہے ہمیں آئینی اور قانونی صوبائی خود مختاری دی جائے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جو ہمیں صوبائی خود مختاری آئین کے تحت ملنی چاہئے تھی ابھی تک نہیں ملی ہے ہم یہ کیوں نہ سفارش کریں مركزی حکومت سے کہ ہمیں مکمل صوبائی خود مختاری دی جائے۔

مولانا امیر زمان - جناب والا جب ایوان نے اس قرارداد کی تائید کی ہے اس کو منظور ہونا چاہئے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - جناب والا! ہم یہ کہتے ہیں کہ آٹھویں ترمیم کو ختم کیا جائے اور ۳۷ء کے آئین کو اس کے اصل روح کے مطابق بحال کیا جائے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا! میں اس ترمیم کی حمایت کرتا ہوں کہ آٹھویں ترمیم کو ختم کیا جائے اور ۳۷ء کے آئین کو اس کے اصل روح کے مطابق کر دیا جائے پھر صوبائی خود مختاری پر عمل ہو سکتا ہے۔ آٹھویں ترمیم آگئی ہے خود مختاری کدھر درب گئی ہے اس کو اس میں شامل کر دیا جائے۔ پھر ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک - جس دن میری اس تحریک التواء پر بحث ہوتا تھی تو اس دن آپ نے اس کو گھسنے نہیں دیا آپ نے یہ بات کرنے کے لیے نہیں چھوڑا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - امیر زمان صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

مولانا امیر زمان - وہ ایوان نے منظور کر لایا ہے پھر اس پر بولنے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اسلام بزنجو صاحب آپ نے جو ترمیمات پیش کی ہیں۔ وہ ابھی نہیں آسکتی جب قرارداد پیش ہو جائے اس میں ترمیم کے لیے دو دن پہلے نولس دینا پڑتا ہے پھر آپ اس میں کر سکتے ہیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب جب ایوان کی اکثریت اس کے حق میں ہے تو

اگر اس کو یہ ایوان منظور کر لے آؤٹ کر دیں اور اگر اس میں مولانا ہاشمی صاحب کو اعتراض ہے
ہم ۳۷۴ء کے آئین کے داعی ہیں کہ ۳۷۴ء کا آئین بحال ہو خدا کرے ایسا وقت آجائے کہ ۳۷۴ء کا
آئین بحال ہو جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ اس میں کون سے ترمیم شامل کرتے ہیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - اس میں یہ ہو کہ ۳۷۴ء کے آئین کے مطابق صوبائی
خودختاری جو صوبوں کو دی گئی وہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - صحیح ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر! میں بھی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ ۳۷۴ء کے
آئین کے مطابق صوبائی خودختاری ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - نہیں پھر ۳۷۴ء کا آئین اور صوبائی خودختاری آٹھویں ترمیم وفاقی
مسئلہ ہے وہ تو نہیں ہو سکتا ہے لیکن جہاں تک صوبائی خودختاری کا مسئلہ ہے آسکتا ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب والا! ہم یہاں یہ قرارداد منظور کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جہاں تک صوبائی خودختاری کا بات ہے وہ آجائے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب اس سے یہ قرارداد زیادہ خوب صورت
ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - نواب محمد اسلم ریسمانی۔

نواب محمد اسلم ریسمانی (وزیر) - جناب ۳۷۴ء کا جو اصل آئین ہے اس میں
جودی گئی صوبائی خودختاری ہے اس سے میرے خیال میں سب مطمئن ہوں گے۔ اس میں یہ ترمیم
کی جائے کہ ۳۷۴ء کے آئین میں جتنی ترمیم کی گئی ہیں سب کو واپس کیا جائے۔ اور ۳۷۴ء کے
آئین کو اصل شکل میں بحال کیا جائے اور اس میں جودی گئی صوبائی خودختاری کے عمل در آمد کیا
جائے۔

مولانا امیر زمان - تائید بالکل تائید۔ اسی صورت میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرے خیال میں یہ ترمیمات جو نواب صاحب نے بتائی کہ ۱۹۷۴ء کے آئین کے مطابق صوبائی خود مختاری اور جو ۱۹۷۴ء کے آئین کی اصل شکل ہے اس کے مطابق صوبائی خود مختاری دی جائے۔

مولانا امیر زمان - ٹھیک ہے تائید ہے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - ۱۹۷۴ء کے بعد جو ترمیم ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر - وہ بات اس میں آجئی ہے ۱۹۷۳ء کے اصل آئین۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - ۱۹۷۴ء کے بعد جو ترمیم ہوئے ہیں اگر اس کا ذکر نہیں کریں گے تو اس سے یہ سفارش فضول ہوگی کیونکہ اس میں ایسی سفارشات آجئی ہیں کہ ۱۹۷۴ء کا آئین اپنی اصل شکل میں رہا ہی نہیں ہے اگر ۱۹۷۴ء کے آئین کو اصل شکل میں لاوہ گے تو اس کے مطابق آپ کو صوبائی خود مختاری ملے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جعفر خان صاحب کا ایک لفظ آجائے ۱۹۷۳ء کے اصل آئین کے مطابق صوبوں کو جو اختیارات دئے گئے ہیں کہ ۱۹۷۴ء کے آئین کے مطابق گناہ تو نہیں ہو گا۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - اگر اس میں اتنی ترمیم کردی جائے جیسا کہ ۱۹۷۴ء کے آئین کے مطابق تو اس کو اصل شکل میں لاوہ گے کیونکہ کان کو بجائے انسان اس طرح پکڑے سیدھا پکڑ لے کر جو ۱۹۷۴ء کے آئین میں ترمیمات ہوئے ہیں اس کو ختم کر کے اصل آئین کا روپ بحال کیا جائے اصل شکل بحال کیا جائے اس کے مطابق ہمارا حق ہم کو دیا جائے یا ہماری جو خود مختاری ہے دی جائے تو جب اس کا ذکر نہیں ہو گا بلکہ اس کا ذکر کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ پھر مولانا ہاشمی صاحب کا جس طرح قرارداد ہے اس کو منظور کرو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - پھر تو اس قرارداد کی شکل ہی بدل جائے گی۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - آپ قرارداد کی شکل دیے ہی بدل رہے ہیں پھر اس کو اس طرح کر دیں پھر بھلی کی مخالفت کر دیں گے۔ کیونکہ بھلی والے بہت زور آور ہے ہمارے صوبے کا ساری بھلی کاٹ دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - تو اس طرح کہ "یہ ایوان اس حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ۳۷ء کے آئین کی اصل شکل میں جو صوبوں کو خود مختاری دی گئی ہے اس کے مطابق صوبے کو خود مختاری دی جائے اور جو ترمیمات ۳۷ء کے آئین میں کی گئی ہیں ان ترمیمات کو اپس کر کے ۳۷ء کے آئین کے مطابق صوبائی خود مختاری دی جائے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ قرارداد منظور ہے۔

(قرارداد منظور کی گئی)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا عبدالباری صاحب اپنی قرارداد نمبر ۱۰۲ اپیش کر دیں۔
مولانا عبدالباری - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد اپیش کرتا ہوں کہ۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اسلامی ہال سمیت صوبہ کے تمام سرکاری دفاتر میں آیات قرآنی، احادیث نبوی اور کلمہ طیبہ کے خوبصورت کتابت سے مزین کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد جو اپیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اسلامی ہال سمیت صوبہ کے تمام سرکاری دفاتر میں آیات قرآنی، احادیث نبوی اور کلمہ طیبہ کے خوبصورت کتابت سے مزین کیا جائے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں اس بارے میں اسلامی نظریاتی کو نسل فی بھی سفارش کی ہے تو ان سفارشات کی روشنی میں میرے خیال میں یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس پر عمل در آمد کیا جائے اور اس قرارداد کو منظور کیا جائے اور اس کے ساتھ یہ بھی لازمی ہے کہ مثلاً اسلامی ہال میں یا سیکرٹریٹ میں یا ڈائریکٹریٹ میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ الجع و العراه اللہ ایک آیت آپ نے لکھا ہے کتب علیکم صیام و کماکتب علی الذین آپ نے لکھا ہے کہ

آپ لوگوں پر روزہ فرض ہے جیسا کہ پہلے لوگوں پر روزہ فرض خواس کے ساتھ یہ لازمی ہے کہ وہاں پر روزہ کا کھانا عادت نہ جیسا کہ مثال کے طور پر آپ دیکھیں کہ سیکرٹریٹ میں یہ رکھا ہوا ہے لیکن وہاں پر لوگ روزے کھار ہے ہیں آپ ڈائریکٹریٹ پر لکھ رہے ہیں لیکن وہاں بھی روزے کھائے جا رہے ہیں اس سلسلے میں کچھ عمل درآمد ہونا چاہئے میں اس قرارداد کی جماعت کرتا ہوں اسلامی نظریاتی کو نسل میں بھی یہ سفارشات پیش کی گئی ہیں تو اس کی بجائے یہ ہم یہاں پر وقت صرف کریں اور اس پر نقشہ ڈالیں اس سے بتریہ ہے کہ ہم قرآنی کی آیات لکھیں یا حدیث نبوی سے نقرہ لکھیں یا کوئی مثلاً اقوال زریں لکھیں میرا خیال ہے کہ اس سے بتریہ ہے میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) - جناب اپنے، اس قرارداد کی ہم تائید کرتے ہیں لیکن جماں تک مولانا صاحب نے کماکہ سیکرٹریٹ ڈائریکٹریٹ اور پہنچیں کہاں کہاں لوگ روزہ خوری کرتے ہیں مولانا صاحب نے یہ مشاہدہ کیا ہے تو ان یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان کے خلاف جماد کریں اور اگر مولانا صاحب ان کے خلاف جماد نہیں کرتے تو ہمیں بھی حق ہے کہ ہم مولانا صاحب کے خلاف جماد کریں کیونکہ انہوں نے لوگوں کو روزہ خوری کرتے ہوئے دیکھا ہے جماں تک صوبائی حکومت کا تعلق ہے تو ہم نے یہ سختی سے ہدایت جاری کی ہے کہ کہیں بھی کسی کو روزہ خوری کرتے ہوئے دیکھا جائے تو ان کے خلاف شرع کے مطابق قانونی کارروائی کی جائے اور مولانا صاحب اگر آپ اب کسی کو روزہ خوری کرتے ہوئے دیکھیں اگر آپ اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے تو آپ ہمیں اطلاع دیں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

مولوی امیر زمان - جناب اپنے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اگر آپ نے کسی منکر چیز کو دیکھا تو آپ پر سب سے پہلے فرض ہے کہ اس سے ہاتھ سے روکیں۔ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے حکمران طبقے کے لیے کماکہ حکمرانوں کا فرض ہے کہ ان کو ہاتھ سے پکڑ کر پابند کریں۔ کہ وہ آئندہ اس طرح نہیں کر سکتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ کے پاس اقتدار ہو تو آپ پر لازم ہے کہ ان کو زبان سے روکیں اگر زبان سے

نہیں روک سکتے تو دل میں کم از کم ان سے نفرت رکھوں میں یہ کہنے میں حق بجانب کہ نواب اسلم صاحب کے محکمے میں ایسے لوگ ہے جو اس ماہ رمضان میں روزے کھا رہے اگر وہ خود تکلیف کر کے محکمے کا دورہ کریں۔ ان کو خود پڑھ جل جائے گا۔ کہ ان کے محکمے میں کون کون سے آفسروزے کھا رہے ہیں۔ مجھے ان کے محکمے کے ان بچارے لوگوں نے بتایا کہ فلاں فلاں آفسروزے کما رہے ہیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر کیا معزز رکن ان کا نام بتاسکتے ہیں۔ (مداغلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب نواب صاحب کا پاؤٹ یہ ہے کہ آپ نے خود ان کو دیکھا ہے جس طرح آپ ان کے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر میں نے خود نہیں دیکھا بلکہ دو آدمیوں نے گواہی دی ہے کہ فلاں فلاں آفسر نے آج روزہ کھایا۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات) - جناب اسپیکر معزز رکن یہ کہہ رہا ہے کہ شریعت میں یہ ہے۔ حدیث میں آیا کہ جو اقتدار میں ہو اس کو اس طرح کرنا ہے۔ مولانا صاحب دو سال اقتدار میں رہے انہوں نے کتنے روزہ خوروں کو پکڑا اور انہیں سزا دی۔ جو آج ہمیں بصیرت کر رہا ہے۔ یہ چیزیں مولانا صاحب کہاں سے لاتا ہے یعنی فرش فوٹوروزہ خور کجورہ یہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔

مولوی امیر زمان - اس لئے کہ آپ نے اسلام کو ملا کے ٹھیکے میں دیا ہے اور آپ نے ہاتھ نکال دیا

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) - جناب اسپیکر اس قرارداد کی سب حمایت کرتے ہیں۔ اس حد تک کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اس کے متعلق جو

سفر شات کی ہیں۔ اس کے مطابق ہم سب پر فرض ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں۔ لیکن مولانا صاحب جس طرح فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اسلام ان کے شیکے میں دیا ہے۔ لیکن اصل میں انہوں نے خود اسلام کا تھیکہ سیاست کے لئے لیا ہوا ہے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اگر اس نقطہ نظر سے اس قرارداد کو پیش کیا گیا ہے۔ اور اس کو سیاسی مسئلہ بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں افسوس ہے۔ نیز اگر وہ اس کو بطور سیاست استعمال نہ کریں ہم سب اس قرارداد کی حمایت کریں گے۔

حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیرِ ذکوٰۃ و عُشر) - بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر اس قرارداد سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا میں اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں۔ اسلام وہ مذہب ہے جو اخلاق و محبت کی درس دیتا ہے۔ اسلام میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن جناب والا مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ قرارداد کوئی ایسی محرك پیش کرتا ہے جس میں کوئی تقصی نہ ہوتا۔ لیکن افسوس کی بات ہے۔ کہ اس قرارداد کی محرك نے حج کرنے کے لیے پچھلے سال سترہ ہزار روپے ان مسجدوں کا جن کی چھٹت آسان اور جانماز زمین تھا مولوی صاحب نے چیف منسٹر کی توسط سے لے لیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حج نہیں ہوا۔ کیونکہ حج کرنے کے لیے چالیس دن کے لیے بینتالیس ۳۵ ہزار روپے جمع کرانے پڑتے ہیں۔ لیکن معزز رکن نے پندرہ دن کے لیے سترہزار روپے دصول کیتے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر ان سائل کا اس قرارداد سے کیا تعلق ہے؟

حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیرِ ذکوٰۃ و عُشر) - جناب اسپیکر میں یہ سارے کو ایک کوڑے میں بند کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی صاحب آپ اس قرارداد کے متعلق بات کریں۔

حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیرِ ذکوٰۃ و عُشر) - جناب اسپیکر یہ بھی قرارداد کا حصہ ہے کیونکہ میں نے پہلے عرض کیا کہ اگر محرك اسلام اپنی جان پر نافذ کریں اور عموماً "انسان

اپنے پر اسلام نافذ کریں تو میرا خیال دنیا میں کوئی ایسا کام نہیں غیر اسلامی ہو گا۔ اس لئے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اسلام اپنے گھر اور بچوں پر نافذ کریں تو میرے خیال میں ان باتوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم نے اسلام اپنے گھر اور بچوں پر نافذ نہیں کیا اس لئے اس کی ضرورت پیش آ رہی ہے۔ لوگ رمضان شریف میں روزہ کھارہے زنا کر رہے ہیں۔ محکم نے ان بتیتم بچوں، بیواؤں اور ان مساجد کے جن کامیں نے پسلے ذکر کیا کہ ان کی چھست آسمان اور جانماز زمین ہیں کہ پسے لے کر حج کیے۔ حج اسلام کا پانچواں رکن ہے لیکن حج اپنے حق حلال پیسوں سے ہوتا ہے۔ میں بھی سرکاری خرچے پر حج کے لئے گیا مجھے پیسے نہیں دیے گئے بلکہ محکمہ حج اوقاف نے پسے جع کرائی۔ میں ایک ڈیلی گیشن پر گیا ہوا تھا۔ اور اپنا فرض پورا کر کے واپس آیا۔ لیکن جناب محکم عبدالباری نے چیف منسٹر کو بلیک میل کیا اور اس نے ست ہزار روپے لیا۔ چودہ ہزار روپے پی آئی اے کا نکٹ اور چودہ ہزار روپے مزید خرچ ہوں گے۔ تو نوٹل اٹھائیں ہزار روپے باقی پھیلائیں ہزار روپے انہوں نے ہڑپ کر لئے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ حاجی صاحب قرارداد کے متعلق بات کریں حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر زکوٰۃ و عشر) : - جناب اسپیکر میں کہتا ہوں کہ یہ قرار داد جو محکم نے پیش کی ہے اس کو اپنے دماغ میں نوٹ کرنا چاہئے۔ مگر ہر وقت اسے یاد رہے۔ لیکن یہ تو شہرت حاصل کرنے والے لوگ ہیں۔

مسٹر غوثی محمد۔ - جناب اسپیکر صاحب آپ اسی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی بھی کچھ ذمہ داری بنتی ہے (شور)

ڈپٹی اسپیکر۔ - حاجی محمد شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں میرے خیال میں اس پر کافی بحث ہو گئی اس پر رائے لیتے ہیں

مولانا امیر زمان۔ - جناب اسپیکر صاحب گزارش یہ ہے کہ ایک طرف تو ہم یقیناً اس بھی کے ارکان ہیں اور قوم کے معزز لوگ یہی ہیں جو ہمارا تشریف فرمائیں دوسرا طرف سے ہم کچھ قابلی روایات بھی رکھتے ہیں یعنی ہمارے دو پہلو ہے لہذا قابلی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ

حجی صاحب کو کہیں کہ وہ ذاتی انجمنہ کرے اس سے اور مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو بھی بغایدی مسئلہ ہو قوم کا مسئلہ ہو ضروری مسئلہ ہو وہ بھی میری ذمہ داری ہے کہ میں پیش کر سکوں آپ کا بھی فرض ہے دوسرے ساتھیوں کا بھی فرض ہے اخلاقی ادارے کے اندر ضروری ہے کہ ہم پیش کر دیں لیکن اگر کوئی اخلاقی ادارے سے نکل جائے تو پھر ہم بھی نکل سکتے ہیں ایسا مسئلہ نہیں ہے اگر یہاں پر نہیں ہے تو باہر نکل سکتے ہیں یہ تو میری ذمہ داری نہیں ہے۔ (شور)

ڈپٹی اسپیکر - حاجی محمد شاہ صاحب آپ میں ہم لوگوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کا احترام کریں یہاں جو بھی بات کرتا ہے ایک دوسرے پر ائیک کرنے کی بجائے رو لز اور قواعد کے مطابق بات کریں اور اگر ہم لوگ ایک دوسرے کی بات نہ سنتے اور اسپیکر کو چھوڑ کر کے اپنے ساتھ بات کرتے ہیں یا ایک دوسرے پر ذاتی ائیک کرتے ہیں تو یہ صحیح نہیں ہے اس لیے تمام اراکین کوہداشت ہے کہ وہ اسیبلی کے رو لز کے مطابق چلیں اس قرارداد کے متعلق ہم رائے لیں گے اب سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

قرارداد نمبر (۱۲) ملک کرم خان خجک پیش کریں.

مولانا عبد الباری - جناب اپنے صاحب! یہ کوئی انصاف نہیں ہے اور حاجی صاحب کو میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ میں عالم ہوں یا امیر زمان عالم ہے میں صرف یہ کہتا ہوں کہ میں آپ کو میں سال تک قاعدہ پڑھا سکت مادری زبان میں اور جہاں تک یہ بات ہے کہ انہوں نے کماکہ انہوں نے سترہزار روپے لی ہے یہ پیشک اکتوبری کرے یہ چیف منٹر صاحب نے پہلے سال بھی کچھ صاحبان حج پر بھیجے تھے اور ۱۹۹۲ء میں بھی کچھ وزراء حج پر بھجوائے تھے اور مجھے بھی بھجوایا تھا اپنے اسٹول فنڈ سے اور اگر وزیر صاحب کو کوئی شکوہ ہے تو پیشک کو رٹ میں چلے جائیں اور ہمارے خلاف کو رٹ میں اپل کرے اور عدالت جو بھی ہمارے خلاف فیصلہ کرے اور ہم کو یہی سزا دی جائے لیکن اگر ہمارے استحقاق مجنوح ہوتے ہیں ہم بھیت عالم اور بھیت ایک مبرہ ہمارے خلاف یہ بات کرتے ہیں اور آپ کو موقع دیتے ہیں تو میں آپ کو یہ صاف کہہ سکتا ہوں کہ

آپ جانبدار ہیں۔

ڈپٹی اسپیکر - مولانا عبدالباری صاحب ہم نے اس پرماں ایک بند کر دیئے تھے وہ ریکارڈ میں نہیں آئے وہ آؤٹ آف ریکارڈ تھا۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر صاحب میں نے پسلے بھی گزارش کی اب معزز ارکان کو اسی طرح پابند کرے کر وہ روز کے تحت بات کریں جس کو روز کے معلومات نہ ہوں ان کو آپ کہیں کہ آپ نہ بولے کوئی ضروری مسئلہ نہیں ہے وہ سرا ایک بات میں کرتا ہوں آپ چونکہ معزز اسپیکر ہیں

میر محمد اسلم بن جبو (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب وہ خود کسی روول کے تحت بول رہا ہے

مولانا امیر زمان - میں سارے ایوان کو چیلنج کرتا ہوں میں عالم بھی نہیں ہوں مولانا باری بھی عالم نہیں ہیں لیکن میں یہاں ایک چیلنج رکھ دوں گا سب ارکان مجھے بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے بن کا نکاح حرام کیا ہے یا حلال ہبھن کا نکاح کس نے کہا حرام ہے مجھے ایک وزیر صاحب بھی جواب وے کس نے کہا کہ بن کے ساتھ نکاح حرام ہے کون کہہ سکتا ہے۔ (شور)

ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب یہ کوئی خاص بات نہیں ہے قرارداد نمبر (۱۱۲) خجعک صاحب حاجی ملک کرم خان خجعک - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نازی ہیڈ کاپانی جس پر سبی کے زمینداروں کا حق ہے۔ دروازوں کی صحیح فنگ نہ ہونے نیز شہزادیوں اور ناکمل ہونے کی وجہ سے پانی ضائع ہو رہا ہے جس سے تمام زمینداروں کی حق تنفسی ہو رہی ہے لہذا پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ان دروازوں کو فوری طور پر تحریک کرنے کے دیوار کو اونچا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نازی ہیڈ کاپانی جس پر سبی کے زمینداروں کا حق ہے۔ دروازوں کی صحیح فنگ

نہ ہونے نیز شما لا دیوار چھوٹی اور ناکمل ہونے کی وجہ سے پانی ضائع ہو رہا ہے جس سے تمام زمینداروں کی حق تعلقی ہو رہی ہے لہذا پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ان دروازوں کو فوری طور پر ٹھیک کر کے دیوار کو اونچا کیا جائے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - جناب اپنے میں اس قرارداد میں ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - میں اس میں ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں خبک صاحب نے قرارداد میں یہ پڑھا کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ نازی ہیڈ کا پانی جس پر سبی کے زمینداروں کا حق ہے میں اس میں یہ ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے جس پر سبی بالا نازی اور زہری نازی کے زمینداروں کا حق ہے میں اس میں بالا نازی اور زہری نازی کا لفظ شامل کرنا چاہتا ہوں۔

ملک کرم خان خبک - جناب اپنے میں نواب صاحب نے بولا ہے وہ حوالہ دے رہا ہے خشکا دے پانی کا ہماری یہ انگریزوں کے زمانے کا یہ ہیڈ ہنا ہے قرارداد آپ پڑھ لیں میں سیاہ آب کے بارے میں بول رہا ہوں نہ کہ خشکا دے کے پانی کے متعلق نواب صاحب خشکا دے پانی کا حوالہ دے رہا ہے۔ (شور)

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - جناب اپنے میں اسپیکر اگر سیاہ آب کا ذکر ہے تو میں اپنی ترمیم والیں لیتا ہوں اور اگر سیاہ آب کا ذکر نہیں ہے تو اس میں یہ ترمیم میں تجویز کرتا ہوں۔

ملک کرم خان خبک - سیاہ آب کا ہے بے شک آپ ثابت کریں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - سیاہ آب کا ذکر کیا جائے جناب اپنے میں پکھ بولنا چاہتا ہوں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - اگر خبک صاحب اس میں سیاہ آب کا ذکر

کریں تو مجھے اعتراض نہیں ہو گا۔

ملک کرم خان خجک - آپ پڑھ لیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - اس میں سیاہ آب کا نہیں ہیڈ کا پانی لکھا ہے۔

ملک کرم خان خجک - یہ دیکھیں صاحب میں دوبارہ پڑھ لیتا ہوں میں اس قرارداد کا نوش دیتا ہوں کہ نازی ہیڈ کا پانی جو کہ سبی کے زمینداروں کا حق ہے مگر دروازوں کے صحیح فنگ نہ ہونے کی وجہ اور شہلا دیوار چھوٹی اور نامکمل ہونے کی وجہ سے پانی ضائع جا رہا ہے جس سے تمام زمینداروں کی حق تلفی ہو رہی ہے لہذا فوراً دروازوں کو ٹھیک کیا جائے اور دیوار کو اونچا کیا جائے تاکہ سیاہ آب ضائع نہ جائیں اور کیسے سیاہ آب کا حوالہ تو ہم دے رہے ہیں ہم تو سیاہ آب کہہ رہے ہیں کہ ضائع جا رہا ہے

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - سیاہ آب کا ذکر نہیں ہے وہ آپ کی قرار داد میں ہو گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سیاہ آب کا ذکر نہیں ہے۔

ملک کرم خان خجک - سیاہ آب کا ذکر تو ہے صاحب کہ سیاہ آب کا پانی ضائع نہ جائے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - سیاہ آب لکھ دیں اس میں۔

ملک کرم خان خجک - ہم تو سیاہ آب کا ذکر کر رہے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - بن ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ٹھیک ہے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جباب نہیں میں اس پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

ملک کرم خان خجک - سیاہ آب کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اللہ تو خدا نے بارش کی

وجہ سے..... (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر - جعفر خان صاحب آپ کو نامم دے دیں گے۔
نواب محمد اسلم رئیسانی - سیاہ آب کا لفظ واضح طور پر اس میں شامل کیا جائے کیونکہ..... (شور)

ملک کرم خان خجک - آپ پڑھ لیں سیاہ آب کا تو ہم بول رہے ہیں۔
نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - دیوار کو انچا کیا جائے بالاناڑی اور زہری کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے اس میں سیاہ آب کا لفظ بالکل شامل کیا جائے۔ (شور)
جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ کو نامم دے دیں گے خجک صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

ملک کرم خان خجک - میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہیڈ جو ہے وہ انگریزوں کے زمانے کا ہے میں اس پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں نواب صاحب بھی سن لیں یہ سیاہ آب کے متعلق ہمارے سبی کا حق ہے نہ کہ بالاناڑی کا ہے بیشک فلڈ کا پانی جو آتا ہے تو دروازے اور پنکے جاتے ہیں فلڈ کا پانی یچے چلے جاتے ہیں اور سیاہ آب کا پانی سحق ہم سبی والے ہیں ابھی بھی ہم سیاہ آب مانگ رہے ہیں سیاہ آب ہمارا ضائع جارہا ہے ہم کہتے ہیں اس کو بند کیا جائے نہ کہ ہم فلڈ کا پانی مانگ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - بس یہ سیاہ آب بند کیا جائے۔

ملک کرم خان خجک - ہم تو سیاہ آب کا بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - نمیک ہے یہ ڈال دیں۔ جعفر خان مندو خیل صاحب۔
مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جتاب اسپیکر میں اس پر کچھ بولنا چاہتا ہوں ملک کرم خان صاحب کی کسی بھی ڈولپمنٹ (development) کے بارے میں کوئی

بھی قرارداد ہو ہم ہمیشہ اس کی حمایت کریں گے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر واقع اتنا اہم ہے جیسے اس نے ذکر کیا کہ اُن میں سبی کے لوگوں کا مستقبل انوالو (Involve) ہے اور ضائع بھی ہو رہا ہے تو ابھی ذیرِ دھر کوڑ روپے اس پر اس کو ملا ہو گا ایم پی اے فنڈ اور مرکزی حکومت سے جو آئے تھے پھر اُنہیں اس کو طاختا ذیرِ دھر کوڑ روپے کرم خان صاحب کو کنی ایم پی اے فنڈ ملے ہوں گے ابھی تک اوز جو تمیں لاکھ روپے مرکزی حکومت کے ایم پی اے کو ملے تھے وہ تھے اور کوئی پچاس لاکھ روپے آریمکشن میں ملے تھے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا اگر یہ اتنا اہم معاملہ تھا آپ نے کوئی چیز مخفی کی ہے اس کے لیے یا نہیں کی ہے آپ ہر جیز کی ایک سفارش کر دیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں جو آپ کو پیسے دیئے گئے ہیں وہ اس لے دیئے گئے ہیں اور اس طرح نہ کریں کہ ان پیسوں میں بارج کریں عمرہ کریں یا دسرے کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ ڈولپمنٹ (development) پر خرچ کیا جائے یہ جو پیسے دیئے گئے ہیں میں یہ تجویز کروں گا کہ ملک کرم خان کے پاس کوئی بچت ہے وہ اس کے لیے چھوڑ دیں اور آگئے ایم پی اے فنڈ آرہا ہے کچھ میں بعد وہ بھی اس کے لیے مخفی کر دیں تو انشاء اللہ ہم گورنمنٹ آف بلوچستان بھی کوشش کریں گے کہ میکسیم کنٹریبولٹ (maximum contribulte) کر لیں اس پر کام شروع کرا دیں صرف قرارداد سے کام نہیں ہو گا قرارداد کی ہم حمایت کریں گے لیکن اس پر عمل درآمد اس وقت زیادہ پیغام ہو جائے گا کہ آپ اپنے طرف سے بھی بچاس سامنہ لاکھ فنڈ ان کو ملے وہ رکھ دیں کچھ جو کمی ہو جائے گی انشاء اللہ ہم پر اونٹل گورنمنٹ کی طرف سے کوشش کریں گے کہ وہ رکھ لیں اس صورت میں میرے خیال میں منظور کیا جائے۔

ملک کرم خان خجک - یہ جو بڑی اسکیم ہے ایم پی اے فنڈ سے یہ نہیں بن سکتا آپ دیکھیں جو اسکیمیں ایم پی اے کو پچاس دیئے ہیں دوسروں کا بھی حق ہے تھوڑی تھوڑی تین لامکہ ایک لاکھ دولاکھیا سارے عوام کو ہم دے رہے ہیں یہ اسکیم شیکد کی ہے سعودی عرب کمپنی کا وہاں کام ہو رہا ہے یہ پچاس لاکھ سے یہ اس سے نہیں ہوتا ہے جو فرم خان صاحب نے وہ واقع نہیں دیکھا اگر دیکھیں تو وہ خود مان جائے گا کہ بڑی اسکیم ہے کوڑوں کی اسکیم ہے یہ پچاس لاکھ یا ایم پی اے فنڈ سے نہیں بنتا آپ نے دیکھا جو نہیں ہے آپ تو ایسے درمیان میں بول لیتے ہیں کہ یہ ایسا

ہے ویسا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - میرے خیال میں اس رائے شماری کی جائے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - میں دیکھوں گا عید کے بعد میں جاؤں گا اسکیم بھی دیکھوں گا لیکن اس سے پہلے یہ کہوں گا کہ پچاس لاکھ روپے رکھ لیں بقایا جو گا یہ پڑا ہو گا تو یہ شامل ہو جائے گا۔ (شور)

ابھی بھی صاحب نے پچاس لاکھ روپے روڈ کے لیے رکھے ہیں حالانکہ وہ بڑی اسکیم ہے وس کروڑ کی اسکیم تھی لیکن اپنے پچاس لاکھ شامل کر دیئے اس میں یہ بھی آپ شامل کر لیں پھر اس پر غور کر سکتے ہیں اور میں وعدہ کروں گا کہ انشاء اللہ میں آؤں گا دیکھوں گا بھی۔

ملک کرم خان خجک - آپ آئیں دیکھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی مولانا امیر زمان صاحب۔

۵۵

مولوی امیر زمان - (پوائنٹ آف آرڈر) میرے خیال میں اس قرارداد کے حق میں سب ساتھی ہیں ہم بھی اس قرارداد کے حق میں ہے اس پر رائے شماری کی جائے بجائے اس کے کہ اس پر بحث ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟
(قرارداد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد منظور ہوئی ایک مشترکہ قرارداد ہے قرارداد نمبر ۵۵ اظہور حسین کھوسہ صاحب منتسب شیخ محمد صاحب سردار سنت سنگھ صاحب ان کی مشترکہ قرارداد ہے منتسب محمد صاحب اگر آپ۔

مسٹر منتسب محمد - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے مفارش کرتا ہے کہ موجودہ اسمبلی کے تمام وزراء اور اراکین کے ذاتی جائزیاں اور الملاک، بینک، بیلنس اور عوایی اسکیمیات، ان کے منتخب ہونے قبل اور بعد کی تحقیقات

ہائی کورٹ کے نجع صاحبان کی گرفتاری میں کراچی جاتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ موجودہ اسمبلی کے تمام وزراء اور اراکین کے ذاتی جانبیاد رہالاک بینک بینش اور عوامی اسکمیٹ اُن کے منتخب ہونے قبل اور بعد کی تحقیقات ہائی کورٹ کے نجع صاحبان کی گرفتاری میں کراچی جاتے۔

مشی محمد صاحب اس کے بارے میں آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

مسٹر ٹشی محمد - سریہ روزانہ ہم ایماندار ہو کر انہی اعتراض پیش کرتے ہیں میں کہتا ہوں کہ مجھ پر بھی یہ فرض ہے یہ نہیں کہ میں وزیر صاحبان پر یہ لگتا ہوں میں کہتا ہوں کہ ایمانداری یہ ہے کہ ہم سب اس پر اتفاق کر لیں تاکہ دنیا یہ دیکھے کہ ہم لوگوں نے کتنا غبن کیا ہے کتنا عوام کا حق لوٹا ہے ہم کیسے ایماندار ہیں فرق تو نہیں پڑے گا۔

نواب محمد اسلم ریسیسانی - جناب اسپیکر صاحب ہم مشی محمد صاحب کے اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتے ہیں اور ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ تحقیقات اٹھاؤں کی تحقیقات اس اسٹبلی کی نہیں بلکہ ۸۸ کے اسٹبلی ۸۵ کی اسٹبلی اس سے پہلے میرے خیال میں یہ کی جو تمی میں کے لئے ایک اسٹبلی منتخب ہوئی تھی اس کی اور ۱۹۷۰ء میں بھی جو ایم پی اے صاحبان یا جو ایم این اے صاحبان ہمارے صوبے سے منتخب ہوئے تھے میں تو کہتا ہوں ان سب کی تحقیقات کی جائے اس کے ساتھ اگر کسی ایم پی اے کسی رکن اسٹبلی کے خلاف اگر کوئی الزام عائد ہو اور الزام کے ساتھ کوئی سرکاری ہمکار یعنی سرکاری ملازم یعنی سرکاری آفیسر شامل ہو اس کے خلاف تحقیقات کی جائے ہم اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتے ہیں۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر ہم بھی اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں لیکن پہلے بھی یہاں پر ایک قرارداد یا تحریک مجھے توجہ نہیں بہر حال آئی تھی پھر چیف منٹر صاحب نے ایک کمیٹی بنائی تھی مگر اصل مقصد یہ ہے کہ پہلے سال نواب اکبر بگٹی کے زمانے میں ایک لاگوارڈی مکمل ہو گئی نجع صاحبان کے توسط سے وہ انوکو ایزی باقاعدہ میں نے پڑھی وہ تینتالیس جلدیوں پر مشتمل ایک

کتاب ہے اس پر گورنمنٹ کے تقریباً لاکھوں کے حساب سے پیسے خرچ ہو گئے کروڑوں کے حساب سے اس پر خرچ ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس انکوازی کو بھی فلور کے سامنے لاایا جائے اسے یہاں فلور پر پیش کریں اور جیسے نواب صاحب نے کہا چاہے ستر کے ہوں اسی کے ہوں توے کے ہوں جتنے بھی ہوں جو حضرات ہیں ان کی انکوازی بچ کے توسط سے کرائی جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب یہ بات واقعی اچھی ہے لیکن مولانا صاحب دو چیزوں کو اس میں غلط ملط کر رہے ہیں ایک ایم پی اے فنڈ جس کا غلط استعمال کیا گیا جو تین تالیس جلدیوں میں ہے وہ دس مسئلہ سے تعلق رکھتا ہے جہاں تک اٹاٹوں کا تعلق ہے تو اٹاٹ دوسرے مسئلہ ہے اٹاٹے اس وقت جس طرح نواب صاحب نے کہا ان کی چھان بین ہوئی چاہیے یعنی جن لوگوں نے جائیدادیں بنائی ہیں آپ کی بالکل ہم سب کو اس دن سے یہ اسمبلی اشارت ہوئی تھی اسی دن سے سب کو ایماند اری سے حساب دینا چاہئے اور بتہی ضروری بات ہے اس میں کوئی شک نہیں ہم اس کی پر زور تائید کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالباری - اگر حاجی صاحب بولنا چاہتے ہیں تو بولیں ان کا انداز تو اچھا ہے بہر حال جناب اسپیکر یہ احتساب انسانی معاشرے کے لیے اور انسانی معاشرے کی اصلاح کے لیے تذکیرہ کے لیے بہترن عمل ہے پیغمبر علیہ السلام نے احتساب کے ہارے میں فرماتے ہیں (علی) قیامت کے حساب سے پہلے دنیا میں حساب ہونا چاہیے اور اس ہارے میں پچھلے سیشن میں بھی ہمارے ساتھیوں نے قراردادیں پیش کی ہیں اور احتساب کے ہارے میں میں نے بھی قراردادی تھی شاید آئندہ سیشن میں بھی آئے گی تو میں اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں لیکن بچ صاحبان کی توسط سے ان کے ذریعے اگر انکوازی ہو جائے سارے ایم پی اے صاحبان وزراء صاحبان سارے ذپار شنس بشمول یورو کسی کے کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کچھ وزراء صاحبان آئیے ہیں جو کچھ کام نہیں کر سکتے لیکن یورو کسی کے افران ان کو ادھرا درحر کر کے غلط کام ان سے لیتے ہیں لہذا میں سفارش کروں گا کہ یورو کسی بھی اس میں شامل ہوئی چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی حاجی محمد شاہ صاحب۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) - جناب اسپیکر۔ میں قرارداد کی حمایت کرتا ہوں کہ یہ بہت اچھی قرارداد ہے لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ احتساب پچھتر سے یا اسی سے ہونا چاہیے لیکن اس وقت سے یہ ہونا چاہیے وہ کافی دور کی بات ہے اس میں شامل ٹال مٹول ہو گی یا نہ ہو گی اٹھائے سب کے شامل ہونے چاہیں اس کا بھائی اس کا خاندان ان اس کے بے اس کی یعنی سب کی ہونا چاہیے اس لئے کہ ایسے لوگوں نے کماکہ موڑ بھلے اپنی زمین کس لڑکے کے نام یہاں پر کس لال سطید سرع موڑ میں کھل کر جاتے ہیں یہ پسے کھال سے آئے ہیں اور جس کا اٹھا کم ہو گیا ہے یہ بھی سفارش کرتا ہوں اس کو ہونا چاہیے کیونکہ وہ گورنمنٹ کے کام میں خرچ کیا ہے میرا اٹھا اس وقت کافی کم ہو گیا ہے مجھے دینا چاہیے میں سفارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

ڈاکٹر عبد المالک - مسٹر اسپیکر سر۔ الاطلاع نے اپنی ریاست کی مملکت کی جو بنیادی شرط رکھی تھی اس میں یہ تھا کہ مملکت کے محافظت کے ہاں کوئی جائیداد کوئی پہیسہ کوئی املاک نہیں ہونا چاہیے اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اگر ریاست کے محافظ عیش و عرشت میں اپنے دن گزاریں تو اس ریاست کا کیا ہو گا لیکن آج ہم ان مسئللوں کو بالکل سطحی طور پر لے رہے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ اس کی کوئی امپارٹس ہی نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ واقعی ہمارے ہاں جو بے اہمانی کے چیزوں کے ہیں وہ ایک تن آور درخت کی صورت میں اس وقت پہلے پہولے ہیں اور اس نے معاشرے کے ہر فرد کو انوالو involve کیا ہے جا ہے وہ ہیرو روکٹ ہے یا قانون بنانے والا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ صرف ہاتوں سے نہیں ہو سکتا۔ اسپیکر صاحب اس کے لئے اگر واقعی ہم تمام لوگ تھن ہیں کہ سب کے اٹھائے ڈھونڈے جائیں کس نے کرپشن کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے اگر ہم تھن ہیں تو ہم پر رشتہ لینے والے کون ہیں یہاں بلوچستان کے بھت کو غلط مددات میں استعمال کرنے والے کون ہیں یقیناً اس کے لئے ہمیں سمجھدہ ہونا چاہیے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ کسی لے کما ہے کہ نہ میںی بیرون موسیٰ ہیں۔ سب سے بڑا ہے پہیسہ ہیں۔ اس وقت سب اکثری لوگ اس

بیس پر کے پجارتی ہیں چاہیے وہ اس کو جتنا چھپائیں وہ چھپتا نہیں ہے لیکن پھر یہ سوال ہے کہ اس کو کرے گا کون میں سمجھتا ہوں اس کے لئے بھی ایک ہر کوئی چاہیے جو یہاں صرف ہاتھ نہ کریں۔ ہاتھ تو ہم کرتے ہیں کہ جی ہم اپنے آپ کو اضال کے لئے پیش کر رہی ہیں۔ آخر بلوچستان کو کون لوٹ رہا ہے؟ یہ اسکیمیں غلط طور پر کون استعمال کر رہا ہے لگتا یہ ہے کہ اپوزیشن والے بھی اس کی ذمہ داری نہیں لے رہے ہیں تریڑی بھجزوانے بھی نہیں لے رہے ہیں اور ہم سب پارسا ہیں تو اس کے لئے واقعی ہم سب لوگ سمجھدے ہیں تو اکاؤنٹنگ بیلٹی ہونا چاہیے اور اس کے لئے ہم سب اپنے آپ کو پیش کریں لیکن مجھے نہیں لگتا ہے میں ان تمام حقائق کو سمجھنے کے باوجود بھی میں صرف اس پر اتنا ہی عرض کرتا ہوں کہ ”پوچھتے کیا ہو حال میرے کاروبار کا۔ کہ آئینہ بیچتا ہوں اندھوں کے شہر میں۔“

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آپ قرارداد کو منظور کیا جائے؟
 حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیر) - جناب اسپیکر۔ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ تاکہ وہ اس کی انکوادری کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - حاجی محمد شاہ صاحب یہ قرارداد ہے قرارداد کی منظوری یا نام منظوری ہوتی ہے۔ اس میں کمیٹی کا سوال نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد نمبر ۲۰۱۹ء میں محمد صاحب کی طرف سے پیش کریں۔
مسٹر فرشتی محمد - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں سرکاری ملازمین کے خلاف زیر تجویز تمام غبن کیسوں کا بلا تاخیر فیصلہ کیا جائے اور جن لوگوں کے خلاف بد عنوانی کے الزامات ثابت ہوئے ہیں ان کی خوصلہ افزائی کی جائے ان کو سزا دی جائے نیز حکمہ جیل خانہ جات ۱۹۸۹ء سے اس وقت کے ڈائریکٹر کے خلاف نواکہ ایک ہزار چار سو پندرہ روپے کا زیر تجویز غبن کیس سردمیری کا فکار

ہے۔ لہذا اس کیس کی انکوائری کا فیصلہ ایک ماہ کے اندر کیا جائے اور محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی صوبہ میں تمام محکمہ جات کے بد عنوان الہکاروں جن کے خلاف بد عنوانی کا کیس زیر غور ہے کی تفصیل بعد نویت کیس اسے میں پیش کرے تاکہ بد عنوان الہکاروں اور ان کے پشت پناہوں کا پتہ چل سکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں سرکاری ملازمین کے خلاف زیر تجویز تمام غبن کیسوں کا بلا تاخیر فیصلہ کیا جائے اور جن لوگوں کے خلاف بد عنوانی کے الزامات ثابت ہوئے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی مجائے ان کو سزا دی جائے نیز محکمہ جیل خانہ جات سے اس وقت کے ڈائریکٹر کے خلاف نو لاکھ ایک ہزار چار سو پندرہ روپے کا ذیر تجویز غبن کیس سرد مری کا شکار ہے۔ لہذا اس کیس کی انکوائری کا فیصلہ ایک ماہ کے اندر کیا جائے اور محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی صوبہ میں تمام محکمہ جات کے بد عنوان الہکاروں جن کے خلاف بد عنوانی کا کیس زیر غور ہے کی تفصیل بعد نویت کیس اسے میں پیش کرے تاکہ بد عنوان الہکاروں اور ان کے پشت پناہوں کا پتہ چل سکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا امیر زمان

مولانا امیر زمان - جتاب اسپیکر قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور جیسا کہ جعفر خان صاحب نے کہا ہے کہ ایسا کوئی مسئلہ ہوا اس کی نناند ہی کی جائے یہ تو مسئلہ ہے جو قرارداد میں آیا ہے یہ تو میرے خیال میں ۱۹۸۷ء میں جعفر خان صاحب پی اینڈ ڈی کے سکریٹری تھے پی اینڈ ڈی نے جیل خانہ جات کو پیسے ریلیز کئے۔ عطا جعفر صاحب سکریٹری تھے پھر اس پر غور ہوا اور شاید ایس ایس اینڈ جی اے ڈی کے سکریٹری بھی موجود ہوں گے مشرمو جو موجود ہوں گے اسی طرح ایک سب انجینئر تھا۔ اقبال شاہ اس کا نام ہے وہ لورالائی میں موئی خیل سائیڈ کا سب انجینئر تھا۔ پی اینڈ آر کا تھا۔ یہاں سور خان صاحب نے کہا تھا کہ گریڈر grader دے دیں گے وہ آپ گریڈنگ کریں تو ہم نے یہاں سے گریڈر دہاں پر بھیج دیا پھر ایکیسین صاحب نے چالیس ڈرم ڈریل سب انجینئر کے حوالہ کر دیئے وس میل پر وہ چالیس ڈرم خرچ ہو گئے آپ ذرا سوچ لیں کہ چالیس ڈرم کیسے یہ وس میل پر خرچ ہو سکتے ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - جناب پھر اس گرینڈ کاؤنٹری ملک ہو گا۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب اپنے کر آدھ مختہ پسلے مولانا صاحب نے بولا کہ اسمبلی کو روں کے مطابق چلانا چاہئے ابھی جو یہ قرار داد پیش ہوئی ہے اس میں یہ سب انجینئرنگ ڈرم کا ذکر ہے جو قرار داد پیش ہے اس کو پاس کیا جائے۔ اگر کوئی اور قرار داد ہے وہ اس کے خلاف لائیں اور پاس کریں۔

مولانا امیر زمان - جناب ہم ایک افسر کے خلاف تو قرار داد نہیں لاسکتے ہیں تو یہاں افسران کی نشان دہی کر دیں گے کہ اقبال شاہ نے ٹھین کیا ہے اسی طرح نہیں روشنی اسکول کے ہو دہاں آفیسر تھا اس کے خلاف آٹھ لاکھ کا کیس ہے جل رہا ہے میں گزارش کرتا ہوں نہیں روشنی اسکول کے آفیسر کے خلاف بھی انکو اڑی کی جائے اسی طرح لورالائی کا ذی انج اور ڈائریکٹر ہیلتھ ہے اس کے متعلق بھی اسی طرح انکو اڑی کا کیس ہے اس نے بھی پہنچوں میں ایسا کیا ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب میری اطلاع ہے کہ وہ جو اقبال شاہ ہے اس کا رشتہ دار پشوں خواہ میں نہیں ہے کیون مولانا صاحب اس کے پیچے پڑے ہیں۔

مولانا امیر زمان - بھائی وہ شاہ ہے وہ میرے ساتھ گتا ہے۔

مولانا امیر زمان - میں اسی موضوع پر بات کرتا ہوں کہ اقبال شاہ کا بھی کیس ہے میں اس کی نشاندہی کرتا ہوں اسی طرح نہیں روشنی اسکول کی تعلیم کا نظام چل رہا تھا وہاں لورالائی میں آٹھ لاکھ کا کیس ہے متعلقہ افسر کے خلاف ہے۔ وہاں لورالائی کا ذی انج اور ڈائریکٹر ہیلتھ ہے ہم اس کے خلاف باقاعدہ ثابت کر سکتے ہیں کہ وہاں جو ۳۴ پہ میں آئنی پھر انہوں نے اس کے لئے انٹرویو رکھا جب انٹرویو ہو گیا تین لاکوں نے انٹرویو دے دیا اس انٹرویو کے علاوہ دو اور آدمی جنم لئے گئے جب ان لاکوں نے حقیقی کی کہ یہ کیا مسئلہ ہے اور وہ میرے پاس آگئے تو انہوں نے چایا کہ پانچ پانچ ہزار روپے لئے ہیں پھر تقریباں کی ہیں تو لذامیں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے اور بہت سے کیس ہیں۔ ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے اور ایک ضروری مسئلہ ہے ہر جگہ آج کل کوشش ہے اتنا زیادہ ہے ہر ٹھکنوں میں ہے۔ اس کا انتباہ نہیں ہے اگر یہ کوئی کہے کہ یہ

ٹھیں ہے تو وہ آنکھیں بند کر کے یہ ہات کرتے ہیں کہ شن کی نہ کوئی انتہا ہے اور نہ رشوت کی کوئی انتہا ہے یعنی کسی جیزی بھی انتہا نہیں ہے۔ لہذا میں اس قرار داد کی حمایت کرتا ہوں یہ قرار داد بہت ضروری ہے جو کمیٹی جعفر خان صاحب نے اس کے لئے کما تھا ہم نے بتایا ہے ہم اس کمیٹی کے سامنے وفا "فوقا" نشاندہی کریں گے اگر ہم اس کمیٹی سے بھی مایوس ہو گئے پھر یقیناً ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں صرف عدالت کا راستہ کھلا ہے عدالت کے پاس ہم جائیں گے عدالت کو رجوع کریں گے اور یہی راستہ جعفر خان صاحب نے بتایا ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ وہ ہماری توقعات پر پورے اتریں گے اور ان کے سامنے ہم نشاندہی کرتے رہیں گے اور اگر مایوس ہو گئے پھر عدالت کا دروازہ کھلکھلایں گے۔

مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) - ہم آپ کو خوش آمید کیں گے اور اگر یہ کمیٹی کام نہ کر سکی تو ہم استحقاق دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون) - جناب والا! جیسا کہ جعفر خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے پہلے اس قسم کی کمیٹی بن پھی ہے انشاء اللہ ایسے کیسوں کی تفتیش کی جائے گی جہاں تک خاص مذکورہ جیل کا کیس ہے یہ ہات واقعی اپنی جگہ نمیک ہے اس پر انکو اڑی گورنر انپکشن ٹیم نے کی تھی اور اس کے خلاف فلاں فلاں الزامات ثابت ہو گئے تھے۔ پھر محکمہ جاتی انکو اڑی کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا لیکن بد بختنی سے معمولوں میں بھی ایسے افراد ایک دوسرے کا لحاظ زیادہ کرتے ہیں تو اس میں چونکہ ہیں گریڈ کا افر تھا اس کے خلاف ۲۱، ۲۲، ۲۳ گریڈ کے افسروں مقرر ہوئے تھے اور کسی نے دلچسپی نہ لیا بلکہ کہتے تھے کہ چھوڑو کیا کرنا ہے یا کیسے کرنا ہے یہی انکو اڑی تین سال اس طرح رکی رہی کیونکہ کوئی اس انکو اڑی ٹیم کا رکن نہیں بننا چاہتا تھا اب جب میرا تعلق جیل خانہ جات سے ہے میں نے جب دیکھا کہ واقعی اس میں کافی گھپلا ہوا ہے تو میں نے کیس کی اسٹڈی کیا اور جب میں نے دیکھا کہ واقعی اس میں کھپلے ہوئے ہیں اس کیس کو ایس اینڈ جی اے ڈی کے پاس بھیج دیا جو کہ ہمارا دوسرا محکمہ ہے اس میں پیش کیا ہے اور انشاء اللہ ہم جلد ایک مقرر کریں گے اور جلد انکو اڑی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب اسمبلی کی کارروائی میں مارچ صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ڈیڑھ بجے دوسرے مرخہ میں مارچ ۱۹۹۳ء کی صبح ساڑھے دس بجے (بroz شنبہ) کے لئے ملتوی ہو گیا)